عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۳۵

تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب غذائیں

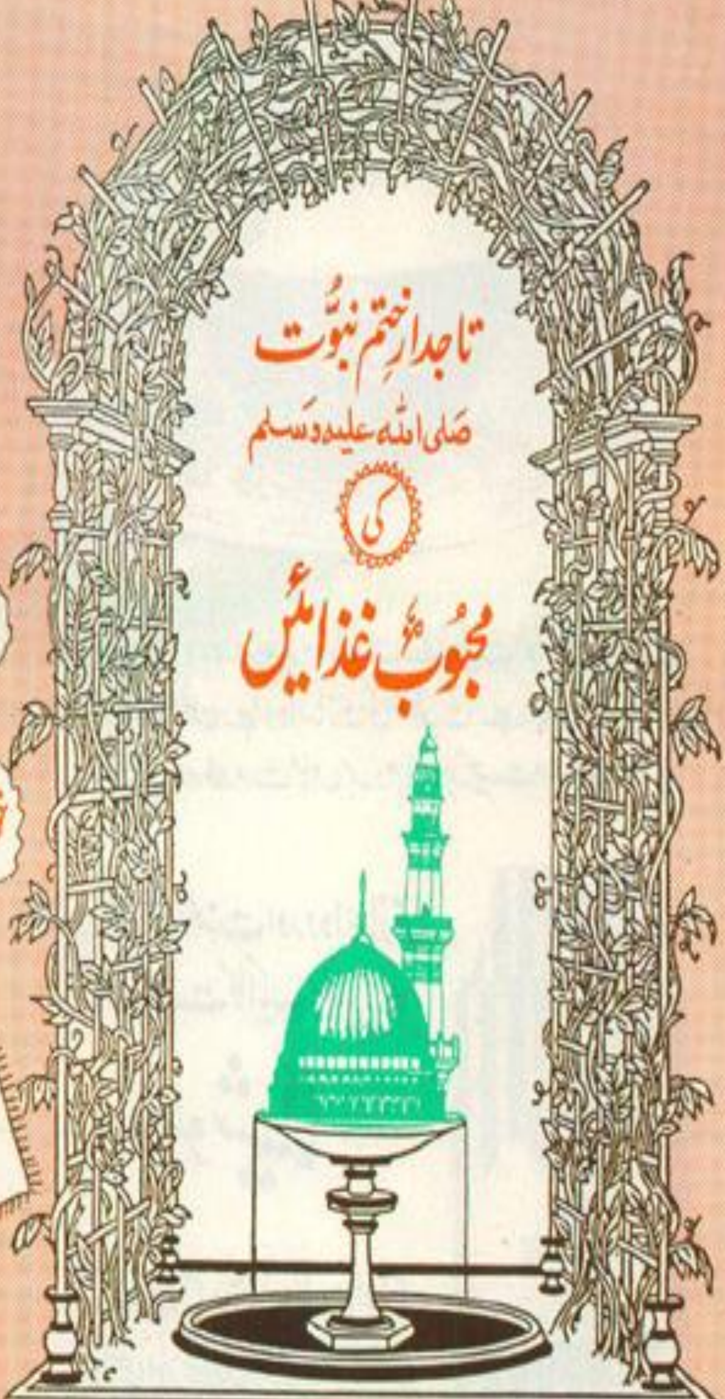

عالمی مجلس کے وفد کی ارکین اسمبلی سے ملاقاتیں

مرزا طاہر!

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

بھٹو کی سالگرہ میں قادیانی کی شرکت

حافظ بشیر احمد مصری کا یادگار مراسلہ

وفاقی وزیر اور مشیر کا خوش آئند بیانات

عالمی مجلس کی طرف سے

اداریہ

امریکہ میں قادیانیت کا تعاقب

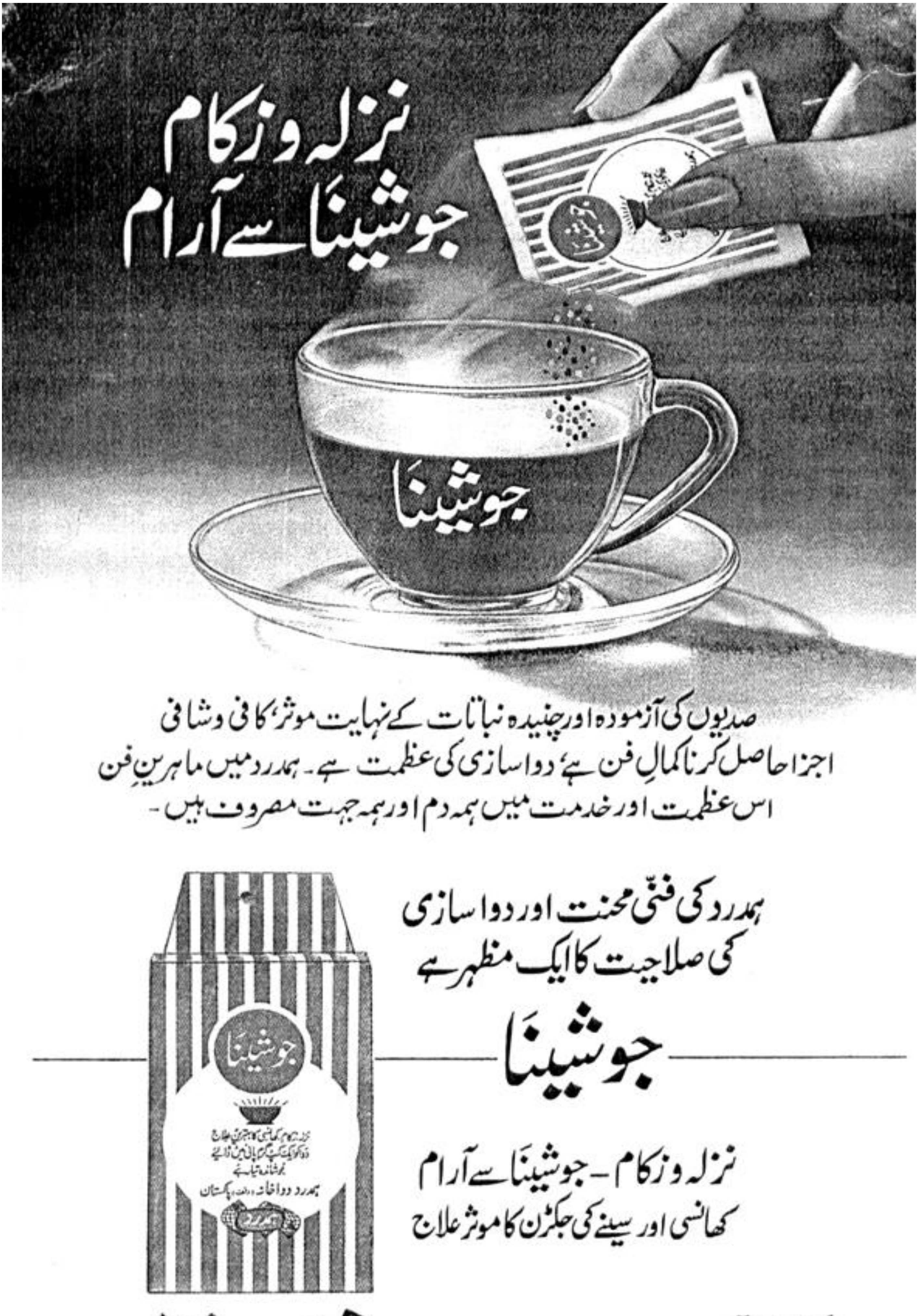

آوازِ اخلاق

خدمتِ خلق رُوحِ اخلاق ہے

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۷ | ۲۶ جمادی الثانی تا ۲ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ مطابق ۳ تا ۹ فروری ۱۹۸۹ء | شمارہ نمبر ۳۵

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر — دین محمد فریدی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — علاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف نظامی
باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۱ روپے
سہ ماہی -/۲۶ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کے لیے الائیڈ بنک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

عالمی مجلس نے اپنا حق ادا کر دیا

حالیہ عام انتخابات کے بعد انتقال اقتدار کا مرحلہ مکمل ہوا تو قادیانیوں نے پر پرُزے نکالنا شروع کر دیئے۔ سب سے پہلے تو قادیانیوں کے وہ رسائل واخبارات جو سابقہ دور میں بند ہوگئے تھے ان کے ڈیکلریشن بحال ہوگئے۔ الفضل جاری ہوا۔ اور اس کے پہلے ہی شمارہ میں قادیانیوں نے اپنے سالانہ "ظل حج" یعنی جلسہ کا اعلان کیا۔ دوسری طرف

۱ شعائر اللہ کا بے دریغ استعمال شروع ہوگیا۔

۲ کلمہ طیبہ اپنے سینوں پہ لگا کر اس کی توہین شروع کر دی گئی۔

۳ لٹریچر کی تقسیم عام ہونے لگی۔

۴ اسلامی اصطلاحات جن کا استعمال کم ہوگیا تھا انھیں پھر استعمال کیا جانے لگا۔

۵ مرزا طاہر، اس کے باپ مرزا محمود اور مرزا ناصر کے نام کے ساتھ خلیفۃ المسیح الثانی، خلیفۃ المسیح الثالث اور خلیفۃ المسیح الرابع لکھنا شروع کر دیا۔

ان کے علاوہ اور بھی ایسی حرکتیں کی گئیں جن سے اہل اسلام کی دل آزاری ہونے لگی۔ قادیانیوں نے یہ حرکتیں اس لئے شروع کیں کہ انہیں پیپلز پارٹی کے کچھ ایسے عناصر کی پشت پناہی حاصل ہوگئی۔ جو قادیانی نواز ہیں اور جن کے قادیانیوں سے مراسم و تعلقات ہیں

بدقسمتی سے پیپلز پارٹی صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور سے سبق حاصل نہیں کر سکی اور نہ ہی قادیانیوں کے خلاف چلنے والی تین زبردست عوامی تحریکوں کا اسے احساس ہے۔ بس اسے اقتدار، اقتدار اور صرف اقتدار سے غرض ہے۔ الغرض پیپلز پارٹی کے برسر اقتدار آتے ہی جب قادیانیت بے لگام ہوگئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فرض پورا کرتے ہوئے اراکین قومی اسمبلی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان کے ضمیر کو جھنجھوڑا۔ عالمی مجلس کے ایک وفد نے جس میں مولانا نذیر احمد بلوچ اور مولانا عبدالرؤف شامل تھے اسلام آباد میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے اراکین قومی اسمبلی سے ملاقاتیں کیں اور انھیں بتایا کہ انتقال اقتدار کے فوراً بعد قادیانیت باؤلے کتے کی طرح آوارہ ہو چکی ہے اس سلسلہ میں وفاقی وزیر مذہبی امور جناب خان بہادر سے بھی ملاقات کی۔ الحمدللہ ان ملاقاتوں سے اگرچہ زیادہ فوائد تو حاصل نہ ہو سکے لیکن ممبران کو یہ احساس ضرور ہوگیا کہ ملک میں اگر قادیانیوں کو کھلی چھوٹ دی گئی تو اس سے ملک کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ نیز ایک یہ اثر بھی ہوا کہ ان کا سالانہ "ظلی حج" جو جلسہ کے نام سے کیا جاتا ہے اور جو سابقہ حکومت میں بند کر دیا گیا تھا۔ نئی حکومت میں بھی وہ نہ ہو سکا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جس طرح اپنا فرض نبھایا۔ انشاء اللہ آئندہ بھی اس محاذ پر کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوگی۔

بھٹو کی سالگرہ میں مشہور قادیانی کی شرکت

لاہور میں پاکستان پیپلز پارٹی نے بھٹو مرحوم کی سالگرہ منائی تو اس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مشہور قادیانی ریٹائرڈ ائیر مارشل ظفر چوہدری کو مدعو کیا گیا۔ ظفر چوہدری نے خطاب کرتے ہوئے بھٹو مرحوم کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔

"جناب بھٹو اس ملک کے لئے زندہ رہے اور اس ملک کے وقار کی خاطر اپنی جان سے گذر گئے۔ لیکن انہوں نے اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۶ جنوری ۱۹۸۹ء صفحہ ۱۵ کالم ۱)

ہمیں ظفر چوہدری کا یہ بیان پڑھ کر بہت زیادہ حیرت ہوئی کیونکہ بھٹو صاحب کے بارے میں آج تک قادیانی یہی کہتے رہے ہیں کہ انہیں پھانسی کی سزا ملک کے

وقار کے لئے نہیں) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی وجہ سے ملی اور بقول قادیانیوں کے ان کے مرزا غلام قادیانی کی ایک پیش گوئی "کلب یموت علی الکلب" پوری ہوگئی۔ اگرچہ اس عبارت میں کسی نام کی تخصیص نہیں ہے۔ لیکن کھینچا تانی کرکے کلب کے عدد نکالے جو ۵۲ بنتے ہیں۔ اور چونکہ بھٹو مرحوم عمر کے باونویں سال میں داخل ہو چکے تھے۔ اس لئے یہ پیش گوئی جسے پیش گوئی قرار دینا مرزا قادیانی کی "نبوت" کی طرح محض احمقانہ جسارت ہے بھٹو مرحوم پر چسپاں کردی۔ بہرحال پیپلز پارٹی کے برسر اقتدار آنے تک وہ یہی سمجھتے رہے کہ بھٹو صاحب کی موت قادیانیت کی فتح کا بہت بڑا نشان ہے۔ اب جبکہ پیپلز پارٹی برسر اقتدار آگئی ہے تو بھٹو مرحوم کے حق میں تقریریں شروع کردیں۔ اور یہ کہنا شروع کردیا کہ "بھٹو مرحوم اس ملک کے لئے زندہ رہے اور اس ملک کے وقار کی خاطر جاں سے گذر گئے"۔

اس کے برعکس اب جنرل ضیاء الحق کی موت کو اپنی "صداقت کا نشان" کہنا اور لکھنا شروع کردیا۔ کل اگر جنرل ضیاء الحق کے حامی برسر اقتدار آگئے تو جنرل ضیاء الحق کے قصیدے پڑھنا شروع کردیں گے۔ اسی کا نام منافقت ہے اور یہ منافقت اور چالبازیاں قادیانیوں کو ورثے میں ملی ہیں قادیانیوں کا گرو گھنٹال مرزا قادیانی دجال بھی عیار گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہتا تھا۔ اس کے پیروکار بھی بدل رہے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ قادیانیوں نے اس لئے رنگ بدلنا شروع کئے ہیں کہ وہ پیپلز پارٹی کی حکومت کا قرب حاصل کرکے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم پہلے ہی حکومت کو متنبہ کرچکے ہیں کہ وہ قادیانیوں سے متعلق طے شدہ مسائل کو نہ چھیڑے ورنہ اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے نیز آئندہ اپنی کسی تقریب یا کسی جلسہ میں کسی بھی قادیانی کو شریک نہ کرے۔

وفاقی وزیر اور مذہبی امور کی وزارت کے مشیر کا خوش آئند بیان

عدل وانصاف کے وفاقی وزیر خواجہ طارق رحیم نے ایک بیان میں کہا ہے:۔

"اپوزیشن ارکان آئین میں ترامیم لانا چاہتے ہیں تو ہم خیر مقدم کریں گے۔ قادیانیوں اور مشرقی پاکستان سے متعلق دو ترامیم کے سوا باقی تمام ترامیم کے بارے میں گفتگو ہوسکتی ہے"۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۷ جنوری ۱۹۸۹ء ص۱ کالم ۶)

مذہبی امور کی وفاقی وزارت کے مشیر حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری نے رحیم یار خان میں ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

"جب میں نے بے نظیر سے اسلامی نظام کے سلسلہ میں بات کی تو انہوں نے کہا کہ مولانا میں مسلمان ہوں اور میں اسلام کے منافی کوئی اقدام نہیں کروں گی۔ میرے والد کے دور میں جمعہ کی چھٹی ہوئی۔ اسلامی کانفرنس کا اہتمام ہوا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور میں اپنے والد کے کارناموں کے خلاف کیسے اقدام کر سکتی ہوں۔ قادیانیوں کو میری حکومت کوئی رعایت نہیں دے گی وہ ہر صورت غیر مسلم رہیں گے۔ آپ میرا یہ پیغام علماء تک پہنچا دیں۔"

(جسارت کراچی ۹ جنوری ۱۹۸۹ء ص۱)

مذکورہ دونوں حضرات پیپلز پارٹی کے سرکردہ راہنما ہیں ان دونوں حضرات کے بیانات گو حکومت کے طرز عمل سے مختلف ہیں تاہم اگر یہ بیانات حکومت اور پارٹی کی پالیسی ہے تو پھر "چشم ما روشن دل ماشاد"۔ نئی حکومت کو چاہیے کہ قادیانیوں سے متعلق جو مسائل ابھی طے ہونا باقی ہیں انہیں حل کرنے کی کوشش کرے جو یہ ہیں

۱ انہیں ۱۹۷۳ء کے آئین کا پابند بنایا جائے۔ اگر وہ پابند نہ ہوں انہیں غدار قرار دے کر خلاف قانون قرار دیا جائے۔

۲ وہ خود کو کسی بھی صورت میں اشارتاً یا کنایتاً مسلمان ظاہر نہ کریں۔

۳ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں انہیں غیر مسلم لکھا جائے۔

۴ انہیں مساجد کے مشابہ عبادت خانے تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور جو عبادت خانے انہوں نے تعمیر کرلئے ہیں وہ بحق سرکار ضبط کئے جائیں اور اگر وہ کوئی "عبادت" کرتے ہیں تو گھر کے اندر کریں۔

۵ اسلام، قرآن پاک، حدیث نبوی، کلمہ طیبہ، خلیفہ، امام، مسیح موعود وغیرہ کی اصطلاحات جو وہ آج بھی استعمال کر رہے ہیں انہیں ان کے استعمال سے روکا جائے۔

باقی ص ۳۳ پر

مسلمان کے جان و مال کی فروخت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

۱۱: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض لیا کہ ان کو جنت ملے گی۔ (توبہ ع۱۴)

فائدہ:- جب مسلمانوں کا جان و مال سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ فروخت ہو چکا ہے تو حق تعالیٰ شانہ ایسی چیزوں میں جو اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں اور پھر مزید یہ کہ ان کو خرید بھی لیا، جو چاہے تصرف کرے بلکہ مسلمانوں کے بیچ دینے کا مقتضا تو یہ ہے کہ اب یہ خود مشتری تک اس کا خریدا ہوا مال پہنچانے کی کوشش کریں اور خود اس پر پیش قدمی کریں پھر جائے کہ وہ خود اپنی خریدی ہوئی چیز لے تو اس میں بھی رنج و قلق کریں۔

۱۲ ترجمہ: آپ اس کا اتباع کرتے رہیں جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور (ان کو ایذا پر) صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (خود ہی ان کا) فیصلہ کر دیں گے (خواہ دنیا میں ہلاکت سے کریں یا آخرت میں عذاب سے) اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں۔ (یونس ع۱۱)

۱۳ ترجمہ: اور اگر ہم آدمی کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھا کر (راحت و دولت وغیرہ دے کر) اس سے چھین لیتے ہیں تو وہ بہت ناامید ہو جاتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔ اور اگر اس کو کسی تکلیف کے بعد جو اس پر واقع ہوئی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو (بے فکر ہو کر) کہنے لگتا ہے کہ میری برائیوں کا دور ختم ہو گیا (پھر وہ) اترانے لگتا ہے شیخی مارنے لگتا ہے (حالانکہ نہ پہلی چیز مایوسی اور ناشکری کی تھی نہ دوسری حالت اکڑنے اور اترانے کی) البتہ جو لوگ صابر ہیں اور نیک عمل کرنے والے ہیں (وہ نہ مصیبت میں اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں نہ راحت و ثروت میں شیخی مارتے ہیں) یہی لوگ ہیں جن کیلئے بڑی مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ (ہود ع۲)

۱۴ ترجمہ: بے شک جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اور مصیبتوں پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (یوسف ع۱۰)

اس کے سوا دوسری بات ہی نہیں کہ نصیحت تو سمجھدار ہی قبول کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ انہوں نے عہد کیا اس کو پورا کرتے ہیں اور اس (عہد) کو توڑتے نہیں اور یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے تعلقات کو (رشتہ داری وغیرہ کے) قائم رکھنے کا اللہ نے حکم کیا ہے۔ ان کو باقی رکھتے ہیں۔ (ان کو توڑتے نہیں) اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور (قیامت کے دن کے) حساب کی سختی سے ڈرتے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی خوشنودی کی خاطر (مصیبتوں پر) صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے مخفی طور پر بھی اور علانیہ بھی خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں (یعنی کوئی ان کے ساتھ بدسلوکی کرے تو یہ پھر بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں) یہی لوگ ہیں جن کے لئے پچھلا گھر ہے یعنی ہمیشہ رہنے والی جنتیں جس میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ اور (ان کے ساتھ) ان کے ماں باپ اور بیبیوں اور اولاد میں جو (جنت میں داخل ہونے کے) لائق ہوں گے۔ (یعنی مومن ہوں گے اگرچہ وہ اعمال اور درجوں کے اعتبار سے ان کے برابر نہ ہوں، داخل ہوں گے اور فرشتے ان لوگوں کے پاس جنت کے ہر دروازے سے حاضر ہو کر سلام کریں گے۔ (یا سلامتی کی بشارت دیں گے کہ تم ہر آفت سے اب محفوظ رہو گے یہ سب کچھ) اس وجہ سے ہے کہ تم نے صبر کیا تھا (اور دین پر مضبوط قائم رہے تھے) پس کیا ہی اچھا ہے پچھلا گھر۔ (رعد ع۳)

فائدہ:- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ کا آدمی جو ہو گا، اس کو ایک محل صاف شفاف موتی کا ملے گا جس میں ستر ہزار کمرے ہوں گے اور ہر کمرہ میں ستر ہزار دروازے ہوں گے۔ اور ہر دروازے سے ستر ہزار فرشتے سلام کرنے کے لئے آئیں گے۔

۱۵ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال کر لاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے معاملات یاد دلا کر (جن پر انعام ہوا تو کیسا ہوا، اور عذاب ہوا، تو کیسا سخت ہوا) بے شک ان معاملات میں عبرتیں ہیں ہر صبر کرنے والے کے لئے اور ہر شکر کرنے والے کے لئے (کہ اللہ کی نعمتوں پر شکر کرے اور مصیبتوں پر صبر کرے۔ شکر دونوں اس کے یہاں مطلوب اور مرغوب ہیں)

۱۶ اور جن لوگوں نے اللہ کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا (یعنی ہجرت کر کے دوسری جگہ چلے گئے) بعد اس کے کہ ان پر (کفار کی طرف سے) ظلم کیا گیا تھا۔ ہم ان کو دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا ثواب (اس دنیا کے ٹھکانے سے بھی) بہت بڑھا ہوا ہے کاش ان لوگوں کو (اس کی خوبیوں کی اور بڑائی کی) خبر ہوتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے (اپنی مصیبتوں پر) صبر کیا اور یہ لوگ اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں (گھر چھوڑتے وقت یہ نہیں سوچتے کہ دارالاسلام میں جا کر کھانے پینے کی کیا صورت ہو گی) (نحل ع۶)

۱۷ اور اگر تم (اپنے اوپر ظلم کرنے والوں سے) بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا اور اس وجہ سے

باقی صفحہ پر

مسلم خواتین اور تعلیم
قرونِ اولیٰ اور وسطیٰ میں

پروفیسر ڈاکٹر آنسہ لعل ہما

علم کی فضیلت قرآن کریم اور احادیث نبوی میں کئی بار اور بڑی وضاحت سے بیان کی گئی ہے اور مسلمانوں کو تحصیل علم کی ہدایت اور تاکید کی گئی ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات نے نوع البشر پر جو ان گنت احسانات کئے ان کی وجہ سے صنف نازک کے مقام رتبہ عزت و وقار اور حقوق میں جو انقلاب آفریں خوش آئند تغیر ظہور پذیر ہوا اس کی مثال تاریخ عالم میں کوئی دوسری قوم، کوئی دوسری تہذیب اور کوئی دوسرا معاشرہ پیش نہیں کر سکتا شعبہ ہائے حیات میں مرد و زن کے حقوق میں مساویانہ روش اختیار کی گئی ہے اور ضیائے علم سے بھی دونوں کو منور ہونے کی اجازت دی گئی ہے بلکہ تاکید کی گئی ہے۔

صرف چند احادیث فضیلت علم کے بارے میں پیش کی جاتی ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ

(علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان عورت اور مرد پر فرض ہے)

ایک اور فرمان رسولؐ ہے۔

من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل الله حتی یرجع (جو شخص علم کی طلب میں نکلے وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ وہ واپس لوٹے) اور یہ اقوال

اطلبوا العلم من المهد الی اللحد اور اطلبوا العلم ولو کان بالصین ۔ (ماں کی گود سے لے کر لحد تک علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے چین جانا پڑے۔) تو زبان زدِ عام ہیں۔

علم دین کا حاصل کرنا مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں تک کو علم سکھانے کی تاکید فرما کر اسے باعث ثواب بتایا ہے اور لڑکیوں کو علم و آداب سکھانے کی ہدایت فرمائی۔

مسجد نبویؐ کو اسلام کی اوّلین عظیم درس گاہ کا شرف حاصل ہوا۔ جہاں آنحضرتؐ اصحاب کرام کو درس دیتے بیٹھتے تھے اور اس طرح آپ نے اسلامی نظام تعلیم کی خود بنیاد رکھی اور نظارت بھی خود فرمائی۔

ابتداء میں مسلم خواتین ان درسوں میں شرکت نہیں کرتی تھیں۔ اور ان کے مرد بھی ان کو مسجد نبویؐ جانے سے روکتے تھے۔ نبی کریمؐ نے ان کو حکم صادر فرمایا کہ تم اللہ کی بندیوں (عورتوں) کو اللہ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو۔ نتیجتاً مسلم خواتین کی ایک کثیر تعداد ان کی مجالس وعظ و تعلیم میں حاضر ہونے لگیں۔ اور آپ کی تعلیمات سے مستفید ہونے لگیں مگر چونکہ بعض زنانہ مسائل حضورؐ سے براہ راست نہیں معلوم ہو سکتے تھے اس لئے مسلم خواتین ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دوسری ازواج مطہراتؓ سے اس بارے میں رجوع کرتیں۔ اور اس طرح خواتین کے مخصوص مذہبی مسائل سے وہ ان کو آگاہ کرتیں۔ خواتین انصار کا ذوق و شوق علم مندرجہ ذیل حدیث سے عیاں ہوتا ہے

وقالت عائشة نعم النساء نساء الانصار لم يمنعهن الحياء ان يتفقهن فی الدين (عائشہؓ فرماتی کہ انصار کی عورتیں کیا اچھی عورتیں ہیں) ان کو حیا نے اس بات سے نہیں روکا کہ دین میں سمجھ حاصل کریں۔

اگرچہ خواتین کو یہ سہولتیں حاصل ہو گئی تھیں پھر بھی انھوں نے محسوس کیا کہ انھیں ہفتہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لئے مخصوص کر لینا چاہیے چنانچہ ان کی درخواست پر ہفتہ میں ایک دن ان کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ اس دن ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور وعظ و نصیحت فرماتے۔ ان اجتماعات کے بہت مفید نتائج برآمد ہوئے مسلم خواتین غزوات میں اپنے جان و مال کے ذریعہ دل کھول کر مدد کرنے لگیں نیز آپ صلعم نے خواتین کو پیشہ ورانہ کاتبی اور گھریلو صنعتوں میں دلچسپی لیں۔

اہل بیت میں ازواج مطہراتؓ حضرت فاطمہؓ ان کی صاحبزادیاںؓ اور پوتیاںؓ تحصیل و فروغ علم میں پیش پیش نظر آتی ہیں اور اس طرح مسلم خواتین کے لئے ایک عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے رہبری اور رہنمائی فرماتی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے تبحر علم کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ دین کا آدھا علم حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

آپؓ سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں حضرت عروہ بن زبیرؓ جو فقہائے سبعہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ: میں نے کسی ایک کو بھی معانی قرآن احکام حلال و حرام، اشعار عرب اور علم الانساب میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر نہیں پایا۔ فقہ کے علاوہ ان کو ادب اور طب میں بڑا دخل تھا حضرت عائشہؓ کو اسلام میں اوّلین معلم ہونے کا شرف حاصل ہے حضرت عائشہؓ کا حلقہ تدریس بہت وسیع تھا۔ لڑکے عورتیں اور جن مردوں سے حضرت عائشہؓ کا پردہ نہ تھا وہ حجرہ کے اندر آ کر مجلس میں بیٹھتے تھے اور دوسرے لوگ حجرہ کے سامنے مسجد کی میں بیٹھتے تھے۔ دروازہ پر پردہ پڑا رہتا پردہ کی اوٹ میں ... میں وہ خود بیٹھ جاتیں، لوگ سوالات کرتے یہ جوابات دیتیں کبھی کوئی سلسلہ بحث چھڑتا اور استاد و شاگرد اس خاص موضوع پر گفتگو کرتے کبھی خود کسی مسئلے کو چھیڑ کر بیان کرتیں اور لوگ خاموشی سے سنتے۔ تابعین میں اس عہد کے جو علمائے حدیث ان کے خوشہ چیں تھے ان میں اٹھاسی علمائے حدیث ان کے خوشہ چیں تھے۔ ان میں اڑتالیس عورتیں تھیں۔

امہات المومنین حضرت حفصہؓ اور ام سلمہؓ دونوں پڑھنا لکھنا جانتی تھیں۔ آنحضرت صلعم کے حکم پر حضرت حفصہؓ

نے پڑھنا لکھنا شفاء بنت عبداللہ العدویہ سے سیکھا تھا۔ یہ حضرت عمرؓ کے رشتہ دار تھے۔ حضرت ام سلمہؓ شاعرہ بھی تھیں۔ ان کی دختر زینب بنت ابو سلمہ اپنے وقت کی عورتوں میں بہت بڑی فقیہہ تھیں۔ حضرت فاطمۃ الزہرہؓ قرآن پاک، حدیث کے ساتھ عروض میں بھی درک رکھتی تھیں اور بہترین خطیبہ تھیں۔ ان کی صاحبزادیاں حضرت زینبؓ اور ام کلثومؓ زیور علم سے آراستہ تھیں۔ ان کی پوتیاں حضرت سکینہ اور حضرت فاطمہ صغریٰ تعلیم یافتہ تھیں۔ حضرت سکینہ کو شاعری اور ادب سے لگاؤ تھا۔ مدینہ منورہ میں ان کی قیام گاہ مرجع علماء، فقہاء، شعراء اور ادباء تھی۔ حضرت عائشہؓ کی بھانجی عائشہ بنت طلحہ جو آپ کی تربیت یافتہ تھیں، بہت بڑی عالمہ تھیں۔

عہد بنو عباس کی اولین دو صدیاں اور اندلس میں دولت بنو امیہ کا عروج مسلمانوں کے سیاسی اور ذہنی ارتقاء کی انتہا ثابت ہوا۔ اس عہد زریں دور میں مسلمانوں نے علوم و فنون میں بے مثل ترقی کی۔ اس سے بعد میں مغربی دنیا نے اپنی شمع علم روشن کی۔

اس زمانے میں درس و تدریس کا قدیم طریقہ رائج تھا اور مساجد میں علماء کے ہاں حلقے اور مجالس منعقد ہوتی تھی اور ذوق و شوق علم کا یہ عالم بیان کیا گیا ہے کہ ایک ایک حلقہ درس میں ہزاروں کی تعداد میں سامعین ہوتے تھے جن میں لکھنے والے اور سننے والے دونوں شامل ہوتے تھے۔ امراء و روساء خلفاء کے یہاں مجالس بھی منعقد ہوتی تھیں مگر اس کے ساتھ تعلیم کی نوعیت اور اسلوب درس و تدریس میں ایک بڑا انقلاب آیا۔ باقاعدہ اور منظم تعلیم کے لئے مدارس، کلیات، جامعات اور اکادمیاں معرض وجود میں آنے لگیں جن کی سرپرستی خلفاء، وزراء، امراء اور علماء کرنے لگے۔ بغداد میں بیت الحکمۃ اور نظامیہ جیسے شاندار تحقیقی اور علمی ادارے قائم ہوئے۔ جن میں اساتذہ کے لئے تنخواہوں اور طلباء کے لئے وظائف کا بھی انتظام کیا گیا۔ نظامیہ کی طرز پر خراسان کے علاوہ شام اور مصر میں سیکڑوں مدارس تعمیر کئے گئے۔ دنیائے اسلام میں چاروں طرف علم کی شمع روشن تھی اور دختران اسلام نے بھی اس کی روشنی میں بہت کچھ سیکھا۔ یہ بات بعید از قیاس ہے کہ علوم و فنون کی اتنی زیادہ ترقی اور وسیع پھیلاؤ دختران اسلام کے ذوق و شوق کے لئے باعث کشش نہ ہوا ہو! تاریخ اسلام ایسی روشن اور قابل فخر مثالوں سے بھری پڑی ہے جن ادوار کا ذکر ہو رہا ہے ان میں خواتین اسلام نے قابل ستائش علمی سرگرمیوں کا ثبوت دیا ہے۔

کئی خواتین زمرۂ علماء میں شامل تھیں اور کئی علماء اور فقہاء کی ماں اور بہنوں نے اپنے بیٹوں اور بھائیوں کی علم کی تحقیق اور بعض صورتوں میں رہبری کی۔ امام ابن جوزیؒ کی پھوپھی ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام بہتر طور پر نہ کرتیں تو ہم ان جیسے جلیل القدر امام سے محروم رہتے۔ اگر امام ربیعۃ الرائے، امام مالکؒ اور حسن بصریؒ کی والدہ ماجدہ ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہ دیتیں تو وہ اتنے بلند پایہ امام و عالم نہ ہوتے۔ اگر قاضی زادہ رومی کی خواہر ان کی مالی اعانت نہ کرتیں تو شرح چغمینی اعرابی کی ریاضیات پر کتاب جیسی نادر کتاب کتب خانوں کی گود کی زینت بنتی؟ اسی طرح اگر امام بخاریؒ کی والدہ ماجدہ اور ان کی خواہر ان کی کفالت نہ کرتیں تو ہم کو صحیح بخاری شریف کہاں سے ملتی؟

ہمیں عالم خواتین کی تعداد و بسط حیرت میں ڈال دیتی ہے امام حافظ ابن عساکر مورخ دمشق نے فن حدیث جن علماء سے سیکھا ان میں سے اسی سے زیادہ خواتین تھیں۔ حافظ ابن حجر کے اساتذہ میں کئی عورتیں شامل تھیں۔ علامہ سیوطی کی معلمہ آسیہ آمنہ کو علم حدیث میں کمال تھا۔ ہارون خلیفہ مامون الرشید کی ملکہ جید عالمہ تھیں۔ رضیہ جو نجم سیدہ کے لقب سے مشہور تھیں شاعرہ اور مورخہ تھیں۔ اور فضلاء کی محفلوں میں شرکت کرتی تھیں۔ اسی طرح شہدہ خاتون جید عالمہ تھیں، اور حدیث، تاریخ اور ادب میں بھی دسترس رکھتی تھیں ان کے معاصر بغداد کے کئی علماء کو ان سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ سیدہ فخر النساء جامع مسجد بغداد میں کثیر التعداد حاضرین کے سامنے علم کلام، شاعری اور ادب پر بڑے عمدہ خطبے دیا کرتی تھیں۔ یہی وجہ ان کے فخر النساء کہلانے کی ہوئی۔ فاطمہ بغدادیہ جو مصر میں سکونت پذیر ہوگئی تھیں بہت جلیل القدر واعظہ تھیں۔ ان کی مجلس وعظ میں اکابرین حتیٰ کہ شاہ مصر بھی شرکت کرتے تھے۔ صبح کے وقت وہ عورتوں کو خود حدیث کا درس دیا کرتی تھیں جن میں تقریباً پچاس سے اوپر طالبات شریک ہوتی تھیں۔

اسپین میں جب اموی خاندان عروج پر تھا علوم و فنون میں مسلم خواتین نے قابل رشک کمال حاصل کیا۔ قرطبہ، غرناطہ، طلیطلہ اور اشبیلیہ میں عالمہ و فاضلہ عورتیں موجود تھیں۔ وہ کالج کے کمروں میں لڑکوں کے ساتھ لیکچر سنتی تھیں، شاعری کرتی تھیں اور ادبی مذاکروں اور مجلسوں میں مردوں کے مد مقابل آتی تھیں۔ حفیدہ ابن زہر اشبیلیہ کے مشہور طبیب کی بہن اور بھانجی طب و معالجات میں عالمہ تھیں اور امراض نسواں کے معالجے میں ان کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ خلیفہ منصور نے اپنے حرم کے محلات کا علاج ان کے سپرد کیا۔

اسلامی معاشرے کے اونچے اور اوسط طبقوں میں خواتین کی کثرت زیور علم سے آراستہ ہو رہی تھیں قوابین سے لاکر کالا اور خوشگوار فضا میں کنیزوں اور لونڈیوں تک کو علم سے مستفید ہونے کے مواقع فراہم ہوتے اور بہت سی باندیوں نے اپنے مالکوں کو علمی جواہر پاروں سے بھر دیا۔ خلفاء اور امراء کی حرم سراؤں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ کنیزیں داخل ہوتی تھیں۔ ہارون رشید کی ملکہ زبیدہ کی کنیزوں میں سو کنیزیں حافظ قرآن بتائی جاتی ہیں جو کہ ان کو روزانہ قرآن مجید سناتی تھیں۔

دختران اسلام نے علوم و فنون کی سرپرستی اور دوسرے انفرادی عملی طور پر کرتے ہوئے مدارس اور ادارے قائم کرنے کا شرف بھی حاصل کر کے اپنی علم دوستی کا بین ثبوت فراہم کیا۔ مشہور و معروف مدارس اور ادارے دمشق، بغداد اور مصر میں معرض وجود میں آئے جن کے بانیوں میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے خاندان کی خواتین سرفہرست نظر آتی ہیں۔ دمشق میں رابعہ بنت نجم الدین اور ست الشام بنت نجم الدین و صلاح الدین ایوبی کی بہنیں نے مدارس قائم کئے۔ ایک اور شہزادی عذراء بنت نور الدولہ نے العذراویہ کی بنیاد رکھی۔ شاہی خاندان کی ایک اور خاتون بنت عز الدین نے الاتابکیہ قائم کیا۔ خاتون عزیزہ نے المروانیہ کی بنیاد ڈالی۔ ایک اور مدرسہ الدماغیہ قائم کیا گیا جو ایک جید عالم دین شجاع الدین بن الدماغ کی بیوی کی علم دوستی کا نتیجہ تھا۔

آپ کے مسائل کا حل

مباہلہ کی حقیقت اور اس کا انجام

از حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

س ۔ مباہلے کی کیا حقیقت ہے ؟ اس بارے میں کلام مجید کی کون کون سی آیات کا نزول ہوا ہے ؟

ج ۔ مباہلہ کا ذکر سورۂ آل عمران (آیات ۶۱) میں آیا ہے۔ جس میں نجران کے نصاریٰ کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔

" پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھ سے اس قصہ میں ، بعد اس کے کہ آچکی تیرے پاس خبر سچی ، تو تو کہہ دے ، آؤ ! بلاویں ہم اپنے بیٹے ، اور تمہارے بیٹے ، اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں ، اور اپنی جان اور تمہاری جان ، پھر التجا کریں ہم سب ، اور لعنت کریں اللہ کی اُن پر جو جھوٹے ہیں ۔" (ترجمہ شیخ الہند)

اس آیت کریمہ سے مباہلہ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جب کوئی فریق حق واضح ہو جانے کے باوجود اس کو تسلیم نہ کرے ۔ تو اس کو دعوت دی جائے کہ آؤ ! ہم دونوں فریق اپنی عورتوں اور بچوں سمیت ایک میدان میں جمع ہوں اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں پر اپنی لعنت بھیجے ۔ ——— رہا یہ کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا ؟ وہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہو جاتا ہے ۔

(۱) مستدرک حاکم (۲-۵۹۴) میں ہے کہ نصاریٰ کے سید نے ہکلان صاحب سے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے) مباہلہ نہ کرو ، خدا کی قسم ! اگر تم نے مباہلہ کیا تو دونوں میں سے ایک فریق زمین میں دھنسا دیا جائے گا

(۲) صحیح بخاری ، مسلم ، ترمذی اور نسائی میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نصاریٰ نجران سے مباہلہ کا ارادہ فرمایا تو عاقب اور سید میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان صاحب سے مباہلہ نہ کیا جائے ۔ کیونکہ اگر یہ نبی ہیں تو نہ ہم فلاح پائیں گے اور نہ ہمارے بعد ہماری اولاد ۔"

(در منثور ج ۲ صفحہ ۳۸)

(۳) حافظ ابو نعیم کی دلائل النبوۃ میں ہے کہ سید نے عاقب سے کہا : " اللہ کی قسم ! تم جانتے ہو کہ یہ صاحب نبی برحق ہیں اور اگر تم نے اس سے مباہلہ کیا تو تمہاری جڑ کٹ جائے گی ۔ کبھی کسی قوم نے کسی نبی سے مباہلہ نہیں کیا کہ پھر ان کا کوئی بڑا باقی رہا ہو ۔ یا ان کے بچے بڑے ہوئے ہوں ۔" (ایضاً صفحہ ۳۹)

۴ ابن جریر ، عبد بن حمید اور ابو نعیم نے دلائل نبوت میں حضرت قتادہؒ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ " اہل نجران پر عذاب نازل ہوا چاہتا تھا اور اگر وہ مباہلہ کر لیتے تو زمین سے ان کا صفایا کر دیا جاتا ۔"

۵ ابن ابی شیبہ ، سعید بن منصور ، عبد بن حمید ابن جریر اور حافظ ابو نعیم نے دلائل نبوت میں شعبی کی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ " میرے پاس فرشتہ اہل نجران کی ہلاکت کی خوش خبری لے کر آیا تھا ، اگر وہ لوگ مباہلہ کر لیتے تو ان کے درختوں پر پرندے تک باقی نہ رہتے ۔"

۶ صحیح بخاری ، ترمذی ، نسائی اور مصنف عبد الرزاق وغیرہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد نقل کیا ہے کہ " اگر اہل نجران آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مباہلہ کر لیتے تو اس حالت میں واپس جاتے کہ اپنے اہل و عیال اور مال میں سے کسی کو نہ پاتے ۔"

(یہ تمام روایات در منثور ج ۲ صفحہ ۳۹ میں ہیں)

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ سچے نبی کے ساتھ مباہلہ کرنے والے عذاب الٰہی میں اس طرح مبتلا ہو جاتے کہ ان کے گھر بار کا بھی صفایا ہو جاتا ہے ۔ اور ان کا ایک فرد بھی زندہ نہیں رہتا ۔

یہ تو تھا سچے نبی کے ساتھ مباہلہ کرنے کا نتیجہ ۔ اب اس کے مقابلہ میں جھوٹے نبی کے ساتھ مباہلہ کا نتیجہ بھی سن لیجئے ۔

۱۰ ، ذیقعدہ ، ۱۳۱۰ ۔ مطابق ۲۷ ، مئی ۱۸۹۳ء کو مولانا عبد الحق غزنوی مرحوم کا مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ مباہلہ ہوا ۔ (مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی ج ۱ ص ۴۲۷ - ۴۲۸)

اس مباہلہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ ، مئی ۱۹۰۸ء کو مولانا غزنوی مرحوم کی زندگی میں ہلاک ہو گیا اور مولانا مرحوم مرزا قادیانی کے بعد ۹ سال سلامت باکرامت رہے ۔ ۱۶ ، مئی ۱۹۱۷ء کو ان کا انتقال ہوا (رئیس قادیان ج ۲ صفحہ ۱۹۲)

اس مباہلہ نے ثابت کر دیا کہ مرزا جھوٹا تھا ، کیونکہ خود مرزا قادیانی کا مسلمہ اصول ہے کہ :

" مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو ، سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے ۔"

(ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی ج ۹ صفحہ ۴۴۰)

مرزا کی موت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے گواہی دے دی کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا ، جھوٹا تھا ۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں

نے گواہی دی کہ مرزا جھوٹا تھا، جھوٹا تھا۔ خود مرزا نے (مندرجہ بالا عبارت میں) گواہی دی کہ میں جھوٹا ہوں جھوٹا ہوں۔ اس دن آسمان وزمین نے گواہی دی کہ مرزا جھوٹا تھا۔ جھوٹا تھا۔ تمام اہل علم اور اہل ایمان گواہی دیتے ہیں کہ مرزا جھوٹا تھا۔ جھوٹا تھا۔

مرزا قادیانی کے ماننے والوں میں (خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری) اگر حق و دیانت کی کوئی رمق ہوتی تو وہ ان عظیم الشان گواہیوں کو قبول کرکے مرزائیت سے فوراً توبہ کرلیتے۔ اور وہ خود بھی یہ سچی گواہی دیتے کہ مرزا جھوٹا تھا۔ جھوٹا تھا۔ لیکن افسوس کہ قادیانی عوام ناواقف ہیں۔ حقیقت حال سے بے خبر ہیں۔ اور قادیانی لیڈر محض اپنے نفسانی جوش اور اپنی گدی چلانے کے لئے حق و دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں لکھا تھا:

"دنیا میں سب جانداروں میں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم ۲۱)

عجیب بات یہ ہے کہ قادیانیوں میں کوئی شریف آدمی اپنے لیڈروں سے یہ نہیں پوچھتا کہ حضور! مباہلہ تو ایک بار ہوتا ہے بار بار نہیں ہوتا۔ جب ایک صدی پہلے مرزا غلام احمد قادیانی مباہلہ کرچکا، اور اس مباہلہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دے دیا کہ مرزا جھوٹا تھا تو دوبارہ مباہلہ کی چیلنج بازی محض ہم لوگوں کو احمق بنانے کے لئے نہیں تو اور کیا ہے؟ دوسرے یہ کہ مباہلہ کے لئے قرآن کریم کی رو سے دو فریقوں کا اپنی عورتوں اور بچوں سمیت ایک میدان میں جمع ہوکر مل کر دعا و التجا کرنا ضروری ہے یہ آخر کیسا مباہلہ ہے کہ آپ گھر بیٹھے بڑکیں مارتے ہیں اور میدان مباہلہ میں نکلنے کی جرأت نہیں کرتے؟

مرزا طاہر! چپ کیوں ہو میرے چیلنج کا جواب دو

حافظ بشیر احمد مصری کا مرزا طاہر کے نام یاددہانی مراسلہ

۱۵ / اکتوبر ۱۹۸۹ء

جناب مرزا طاہر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لندن

مراسلہ یاددہانی

آپ میرے خط کا جواب دینے سے احتراز کر رہے ہیں۔ جس میں مَیں نے آپ کے مباہلہ کا چیلنج قبول کیا تھا۔ یہ خط میں نے ۱۸ اگست ۱۹۸۹ء کو بذریعہ رجسٹری ڈاک ارسال کیا تھا۔ باوجودیکہ اب دو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ابھی تک آپ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

اب بھی اگر اس یاد دہانی کے دو ہفتوں کے اندر آپ کا جواب نہ آیا تو مجھے دنیائے اسلام پر واضح کرنا پڑے گا کہ آپ کا مباہلہ کا چیلنج لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے محض ایک فریب تھا جو مداری گروں کے کرتب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ اس قسم کے کرتبوں میں تو آپ لوگ خوب ماہر ہوچکے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر اس امر کی پوری طرح توضیح کردوں کہ مباہلہ کی حلف جب تک دونوں فریق باضابطہ طریق پر نہ اٹھالیں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے لئے دعا گو نہ ہوں۔ اس وقت تک مباہلہ کا انعقاد زیر عمل نہیں سمجھا جاتا۔ میں چاہتا ہوں کہ۔ محض آپ کے فائدہ کے لئے آپ سے یہ بھی درخواست کردوں کہ اس دوران میں آپ مجھے قتل کروانے کی کوشش نہ کرنا۔ یہ تنبیہ اس لئے محسوس کر رہا ہوں کہ آپ کے اسلاف کا اکثر یہ دستور عمل رہا ہے کہ جب بھی کسی نے آپ لوگوں کا پردہ فاش کرنے کی کوشش کی تو اسے ہلاک کروادیا گیا۔ اگر آپ نے بھی اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرنے کی کوشش کی تو اس کا نتیجہ آپ کے اور آپ کی جماعت کے لئے بہت خراب ہوگا۔ ساری دنیا کے مسلمانوں کو اب بخوبی علم ہوچکا ہے کہ آپ کا نام نہاد خاندان نبوت اور آپ کی جماعت کے اکابرین کس قماش کے لوگ ہیں۔ بہت لمبے عرصہ تک نظر اندازی کرتے کرتے اب ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوچکا ہے اور اب وہ اسلام کے نام پر آپ کے قادیانی فریب کو اور زیادہ ڈھیل دینے کے لئے تیار نہیں۔

باوجود اس کے بظاہر اس بات کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ میں پھر بھی امید لگائے بیٹھا ہوں کہ آپ اس یاددہانی کے مراسلہ کا جواب دے کر مجھے بتائیں گے کہ ہم دونوں مباہلہ کی حلف کب۔ کس طرح اور کس مقام پر اٹھائیں۔

(الحافظ بشیر احمد مصری)

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
هو الشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

خیر مجسم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا نذیر احمد عرفان ——— حیدر آباد

ایک دفعہ مکہ میں سخت قحط پڑا لوگوں نے ہڈیاں اور مردار بھی کھانے شروع کر دیئے ابوسفیان جو ابھی تک مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے آپ کی خدمت میں آئے اور کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کو صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہو تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے اپنے خدا سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ گو مشرکین قریش کی ایذا رسانی اور شرارتیں انسانیت کی حدود کو بھی پھلانگ گئی تھیں لیکن ابوسفیان کی بات سن کر آپ کے ہاتھ مبارک فوراً دعا کے لئے اٹھ گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دعاء قبول فرمائی اور اس قدر مینہ برسا کہ جل تھل ایک ہو گئے اور قحط دور ہو گیا۔

○ یمامہ کے رئیس ثمامہؓ بن اثال نے اسلام قبول کیا تو قریش کو اسلام دشمنی کی سزا دینے کے لئے مکہ کو غلہ کی ترسیل بند کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ میں قحط پڑ گیا اور مشرکین مکہ کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد مدینہ بھیجا کہ مکہ کے لوگ اناج کے ایک دانے کو ترس رہے ہیں آپ یہ بندشیں اٹھوا دیں۔ اہل مکہ نے آپ کو ستانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی لیکن اس موقع پر آپ کا ابر رحمت جوش میں آ گیا اور آپ نے ثمامہ کو پیغام بھیجا کہ اب ان لوگوں پر رحم کرو اور ان کو غلہ بھیجا کرو ثمامہؓ نے حضور کے حکم کی تعمیل کی اور حسب حکم مکہ کو غلہ بھیجنے لگے۔

○ کفار مکہ تیرہ سال تک سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نام لیواؤں کو ستاتے رہے ظلم و ستم کا کوئی حربہ نہ تھا جو انہوں نے پرستاران حق پر نہ آزمایا ہو حتیٰ کہ وہ گھر بار اور وطن تک چھوڑنے پر مجبور کر دیئے گئے اور پھر مدینہ منورہ میں بھی آٹھ سال تک انہوں نے اہل حق کو اطمینان سے نہ بیٹھنے دیا۔ ۸ھ میں مکہ فتح ہوا تو اسلام کے یہ بدترین دشمن مکمل طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم پر تھے اور آپ کا ایک اشارہ ان سب کو خاک و خون میں لوٹا سکتا تھا لیکن آپ نے تمام جباران قریش سے جو خوف اور ندامت سے سر نیچے ڈالے آپ کے سامنے کھڑے تھے پوچھا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں۔

انہوں نے دبی زبان میں جواب دیا۔ اے صادق اے امین تم ہمارے شریف بھائی اور شریف برادر زادے ہو ہم نے تمہیں ہمیشہ رحم دل پایا ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ایک شفقت بھری نگاہ ڈالی اور فرمایا جاؤ آج تم پر کچھ الزام نہیں تم سب آزاد ہو۔

مدینہ منورہ میں ایک پاگل عورت تھی ایک دن حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آئی اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر کہا محمدؐ مجھے تم سے کچھ کام ہے میرے ساتھ چلو آپ نے فرمایا جہاں کہو جاؤں گا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گلی میں لے گئی اور وہیں بیٹھ گئی۔ آپ بھی وہیں بیٹھ گئے۔ اور اس کا جو کام تھا کر دیا۔

○ مدینہ منورہ میں کئی لونڈیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور عرض کرتیں یا رسول اللہ میرا فلاں کام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کام چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے اور ان کے ساتھ جا کر ان کے کام کر دیتے ایک دفعہ حضرتؐ مدینہ سے دور ایک غزوے پر گئے ایک گھر میں کوئی مرد نہ تھا اور عورتیں دودھ دوہنا نہیں جانتی تھیں حضورؐ کو معلوم ہوا تو آپ ہر روز حضرت خباب کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے جانوروں کا دودھ دوہ دیا کرتے۔

○ ایک مرتبہ ایک کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ٹھہرا رات کو سوتے ہوئے اس کے پیٹ میں کچھ گڑبڑ ہوئی۔ اور بستر ہی میں پاخانہ نکل گیا۔ صبح کو شرمندگی کے باعث آپ کے تشریف لانے سے پہلے ہی اٹھ کر چلا گیا راستے میں یاد آیا کہ جلدی میں تلوار وہیں بھول آیا ہوں تلوار لینے کے لئے واپس آیا تو دیکھتا ہے کہ سرور کائنات خود بستر کو دھو رہے ہیں۔ صحابہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ یہ کام ہم کئے دیتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نہیں نہیں وہ شخص میرا مہمان تھا اور مجھے ہی یہ کام کرنا چاہئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس شخص پر پڑی تو آپ نے فرمایا بھائی تم اپنی تلوار یہیں بھول گئے۔ اسے لے جاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کو دیکھ کر اس شخص کے دل سے کفر و شرک کا زنگ دور ہو گیا۔ اور وہ اسی وقت مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

○ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر نہایت شفیق و رحیم تھے۔ اور اس میں دوست اور دشمن کے بچے کی کوئی تخصیص نہ تھی بچے آپ کو دیکھتے تو لپک کر آپ کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ آپ ایک ایک کو گود میں اٹھاتے پیار کرتے اور کوئی چیز کھانے کی عنایت فرماتے کبھی کھجوریں کبھی تازہ پھل اور کبھی کوئی اور چیز کافروں سے جنگ ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم دیتے کہ دیکھو کسی بچے کو مت مارنا وہ بے گناہ ہیں انہیں کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ ایک بار فرمایا جو کوئی بچوں کو دکھ دیتا ہے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

○ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک بچے کو

دیکھا جو دوسرے بچوں سے الگ تھلگ سخت مغموم و افسردہ بیٹھا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے سے پوچھا بیٹے کیا بات ہے تم مغموم کیوں بیٹھے ہو حالانکہ تمہارے ساتھی کھیل کود رہے ہیں بچے نے جواب دیا میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور ماں نے دوسری شادی کر لی ہے اب میرا سرپرست کوئی نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ پسند نہیں کرو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا باپ ہو عائشہ رضی اللہ عنہا تمہاری ماں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہاری بہن۔ بچہ خوش ہو گیا، اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گود میں اٹھا لیا۔ غسل کرایا نئے کپڑے پہنائے اور عید کی نماز پر ساتھ لے گئے۔

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ

ملک منیر احمد ناز ——— ہارون آباد

رسول اللہؐ نے فرمایا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہے پھر فرمایا کہ زناکار جس وقت زنا کرتا ہے وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا زنا کے وقت ایمان زانی سے جدا ہو جاتا ہے اور اس کے سر پر سایہ بن کر رہتا ہے اور زانی جب فعل زنا سے فارغ ہوتا ہے تو ایمان اس کی طرف پلٹ آتا ہے۔

زنا کی ہلاکتیں:۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ کسی بستی میں سود اور زنا جب پھیل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کی ہلاکت کی اجازت مرحمت فرما دیتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ زناکاری آبادی کی تباہی اور ویرانی کا موجب بن جاتی ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کسی ملک میں جب زنا پھیل جاتا ہے تو اس کو قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

علامت قیامت:۔ حضرت انسؓ نے کہا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد کوئی شخص بیان نہ کرے گا کہ میں نے آپؐ کی زبانی سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا شراب پی جانے لگے گی اور زنا کثرت سے ہو جائے گا ارشاد الٰہی ہے کہ

ترجمہ:۔ زنا کے قریب نہ جانا کہ یہ بے حیائی ہے اور برا طریقہ ہے (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۳۲)

زانی مرد و عورت قیامت کے دن اس طرح دربار خداوندی میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہرے آگ کی طرح دہکتے ہوں گے

زانی مرد اور عورت ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو درے (کوڑے) مارو۔ یہ سزا کنوارے زانی اور زانیہ کے لئے ہے۔

شادی شدہ مرد یا عورت اگر زنا کریں تو ان کو سنگسار کر دو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنی قرابت دار محرم سے زنا کرے اسے قتل کر دو۔

بقیہ: امریکہ میں تعاقب

مرتب ہوتے۔ جن صاحب کے ہاں مناظرہ تھا انہوں نے کہا کہ قادیانی بہت ہی ہٹ دھرم اور ضدی ہیں۔ یہاں وہ اعلان کر کے گئے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں ان پر جبرائیل بھی آتا تھا نعوذ باللہ آج ان کا عقیدہ کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ ان کے ساتھ ہم آئندہ کسی قسم کے تعلقات نہیں رکھیں گے۔

۲۰ نومبر بروز اتوار کو دو پروگرام ہوئے ایک جامع پروگرام جامع مسجد الرشید میں جہاں محترم باوا صاحب نے ظہر کے بعد انگریزی میں خطاب کیا جبکہ احقر نے مسجد مرکز الاسلام میں بیان کیا۔ ہر دو بیان کے بعد محفل سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے

از مولانا سعد حسن خان صاحب

۱ آپ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھانا نوش فرماتے۔

۲ آپ ٹیک لگا کر کبھی کھانا نوش نہیں فرماتے بلکہ یا تو دو زانو بیٹھتے۔ یا بدن کے نیچے کے حصہ کو زمین پر ٹیک کر ہر دو زانو کھڑے کر کے بیٹھتے، یا اکڑوں بیٹھتے اور اسی آخری نشست کے آپ بہت زیادہ عادی تھے۔

۳ آپ نے میز کرسی پر بیٹھ کر کبھی کھانا نوش نہیں فرمایا۔ بلکہ زمین پر دسترخوان بچھایا جاتا اور اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا تناول فرماتے۔

۴ اکثر و بیشتر صرف تین انگلیوں سے کھانا نوش فرماتے یعنی انگوٹھے، شہادت کی انگلی اور بیچ کی اور انگلی سے اگر کوئی چیز پتلی ہوتی تو شاذ و نادر بیچ کی انگلی کے برابر والی انگلی سے بھی کام لیتے۔

۵ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیا کرتے پہلے بیچ کی انگلی چاٹتے۔ اس کے بعد شہادت کی انگلی اور پھر انگوٹھا۔

۶ کھانا اگر برتن کی چوٹی تک چنا ہوتا تو آپؐ چوٹی سے کھانا شروع نہیں فرماتے۔ بلکہ اپنے سامنے نیچے کی جانب سے شروع کرتے اور فرماتے کہ کھانے میں برکت بیچ میں ہی تو ہوتی ہے۔

۷ چھوٹی چھوٹی پیالیوں اور طشتریوں میں (جن میں اکثر امراء اچار، چٹنیاں یا پرتکلف کھانے چن کر کھاتے ہیں) کھانا ناپسند فرماتے۔

۸۔ آپؐ حلوہ، شہد، سرکہ، کھجور، خربوزہ ککڑی آل (لوکی) بہت پسند فرماتے۔

۹ گوشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دست گردن اور پیٹھ کا گوشت بہت پسند تھا۔

۱۰ آپؐ کبھی خربوزہ اور کھجور، ککڑی اور کھجور ملا کر تناول فرماتے۔

۱۱ اگر کوئی کھانا طبع مبارک کو نامرغوب ہوتا تو کبھی اس کی برائی نہیں فرماتے۔ بلکہ خاموشی سے اس کو چھوڑ دیتے۔

۱۲ کچی پیاز اور کچا لہسن کبھی تناول نہیں فرماتے

۱۳ آپؐ نے چھنا ہوا آٹا کبھی نہیں کھایا۔

۱۴ آپؐ نے چپاتی کبھی نہیں کھائی۔

۱۵ آپؐ نے میدہ کبھی نہیں کھایا۔

۱۶ کھجور یا روٹی کا ٹکڑا کسی پاک جگہ پڑا ہوتا تو اس کو پونچھ کر کھا لیتے۔

۱۷ بہت گرم کھانا جس میں سے بھاپ نکل رہی ہوتی تناول نہیں فرماتے بلکہ اس کو ٹھنڈا ہونے دیتے گرم کھانے کے لئے کبھی فرماتے کہ اللہ نے ہم کو آگ نہیں کھلائی ہے۔ اور کبھی فرماتے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

۱۸ آپؐ کھانے کو کبھی نہیں سونگھتے۔ اور اس کو نہ برا جانتے۔

۱۹ آپ کھانا وغیرہ بیٹھ کر ہی نوش فرماتے۔ مگر میوہ یا پھل کھڑے کھڑے بھی نوش جان فرمایا کرتے اور کبھی چل کر بھی۔

۲۰ آپ جب کسی کھانے میں دست مبارک ڈالتے تو دونوں انگلیوں کو جڑ دل تک کھانے میں نہیں بھرتے

۲۱ آپ پکے ہوئے گوشت کو چھری سے کاٹ کر نوش جان فرماتے۔

۲۲ کھانے اور پینے کے برتن ڈھکوا کر رکھواتے اگر کوئی چیز ڈھکنے کو نہیں ہوتی تو ایک چھوٹی سی لکڑی برتن کے منہ پر رکھوا دیتے۔

۲۳ اگر کسی مجلس میں تشریف فرماتے اور کسی ہم جلیس کو کوئی چیز کھانے پینے کی عنایت فرماتے تو سیدھی جانب بیٹھنے والے کو اس کا زیادہ حقدار سمجھتے اور اس کو دیتے اور اگر الٹی جانب بیٹھنے والے کو عنایت فرمانا چاہتے تو سیدھی طرف والے سے اجازت طلب فرماتے یہ ترتیب اور یہ عمل ہمیشہ ملحوظ رہنا چاہیے الٹی طرف کا آدمی کتنی ہی بڑی حیثیت کا ہوتا۔

۲۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت صبح کا کھانا اور صبح کے وقت شام کا کھانا کبھی اٹھا کر نہیں رکھتے۔

۲۵۔ آپؐ سالن کے نیچے کا حصہ بہت پسند فرماتے اور اکثر اس کو بعد میں پی جاتے۔

۲۶ گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت لا کر دیتے تو ہدایت فرماتے کہ اس میں شوربا رکھنا تا کہ اس میں سے پڑوسی کو دیا جا سکے۔

۲۷ کھانے یا پینے کی چیز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھونک نہیں مارتے اور برا جانتے۔

۲۸ آپؐ بھی خربوزہ شکر کے ساتھ تناول فرماتے

۲۹ آپؐ کبھی دو میواؤں کو ایک ساتھ کھاتے ایک کو ایک ہاتھ میں دوسرے کو دوسرے ہاتھ میں کبھی اس میں سے لقمہ لیتے کبھی اس میں سے اس طرح آپؐ نے کھجور اور خربوزہ کو کھایا ہے۔ کھجور سیدھے ہاتھ میں اور خربوزہ الٹے ہاتھ میں۔

۳۰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کھاتے تو الٹے ہاتھ سے گٹھلی پھینکتے جاتے۔

۳۱ آپؐ گٹھلی دو انگلیوں یعنی شہادت اور بیچ کی

باقی صفحہ ا پر

حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمہ اللہ اور قادیانیت کا مقابلہ

حضرت مولانا سید محمد الحسنی ندوی

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بانی مولانا محمد علی مونگیریؒ کی خدمات عظیم شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ذیل میں مولانا کی خدمات، تصنیفات اور عشق رسولؐ میں ڈوبا ہوا قلب صافی کے سلسلہ میں مولانا محمد الحسنی ندویؒ کا مضمون معمولی رد و بدل کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔

ادارہ

قادیانیت کا مُقابلہ

مولانا محمد علی کا ایک اہم کارنامہ جس کے ذکر کے بغیر ان کی تاریخ نامکمل رہے گی۔ قادیانیت کا مقابلہ اور سرکوبی ہے۔ انہوں نے اس کے لئے اپنی پوری قوت صرف کر دی، اور جب تک اس مہم میں کامیاب نہ ہوئے اطمینان کی سانس نہ لی۔

انہوں نے قادیانیت کی تردید میں سو سے زائد کتابیں اور رسائل تصنیف کئے ہیں۔ جس میں سے صرف ۸ہ کتابیں ان کے نام سے طبع ہوئیں۔ اور بقیہ دوسرے نام سے۔ انہوں نے اس کو وقت کا افضل ترین جہاد قرار دیا۔ اور اس کے لئے لوگوں کو ہر قسم کی کوشش اور قربانی پر آمادہ کرنے کی کوشش کی، اور بڑی دلسوزی کے ساتھ اس کی اہمیت سمجھائی۔ ان کوششوں سے بہار (جس پر قادیانیوں نے اس زمانہ میں بھرپور حملہ کیا تھا اور بڑی تعداد میں مسلمان اس کا شکار ہو رہے تھے) اس خطرہ سے محفوظ ہو گیا اور ہندوستان کے اور دوسرے علاقوں میں بھی جہاں کہیں مولانا کی تصنیفات پہنچیں، یا مولانا کے مبلغین پہنچے قادیانیت کے قدم اکھڑ گئے۔ مسلمانوں پر اس نئے دین کی حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس فتنہ سے محفوظ ہو گئے۔

مولانا کی اس دلسوزی، بیتابی، وحشی بیقراری اور اس مسئلہ میں غیر معمولی ذکی الحسی کا سبب سمجھنے کے لئے اور ان کی کوششوں اور قربانیوں کی قدر و قیمت اور اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ قادیانیت پر ایک اجمالی نظر ڈال لی جائے اور دیکھا جائے کہ قادیانیت سے اسلام اور عالم اسلام کو وہ کیا بڑا خطرہ درپیش تھا جس نے مولانا کو اس قدر بے چین کر رکھا تھا اور ان کی راتوں کی نیند اور دن کا آرام ختم کر دیا تھا۔

قادیانیت کے متعلق ایک بڑا مغالطہ جس میں علم مسلمانوں کے علاوہ اچھے خاصے ممتاز اور ذہین افراد بھی بعض وقت گرفتار نظر آتے ہیں۔ یہ ہے کہ وہ قادیانیت پر ایک گمراہ فرقہ۔ (فرقہ ضالہ) کی حیثیت سے غور کرتے ہیں اور پھر قدرتی طور پر اسی لحاظ سے اس کے نتائج و مضرات کا اندازہ لگاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں قادیانیت بھی مسلمانوں کا ایک گمراہ فرقہ ہے۔ جو بہ نسبت دوسرے گمراہ فرقوں کے اسلام کی صراط مستقیم سے ذرا زیادہ دور ہو گیا ہے لیکن یہ طرز فکر بھی قادیانیت کی صحیح تصویر تک پہنچنے میں رہنمائی نہیں کرتا۔ اس سے بھی قادیانیت کی اس خطرناکی اور ان تباہ کن عناصر کا پورا اندازہ نہیں ہوتا جو نبوت محمدیؐ اور بلاآخر پورے اسلامی نظام کو نہ صرف نقصان پہنچانا چاہتے ہیں بلکہ خاکم بدہن ان کے کھنڈر پر ایک نئی عمارت قائم کرنا چاہتے ہیں

ایک متوازی نبوت اور متوازی ملت

اگر نبوت محمدیؐ کے کسی جز کا انکار پورے اسلامی نظام کا انکار ہے اور بلاشبہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قادیانیت (جس نے نبوت محمدیؐ کے کسی جز سے انکار نہیں کیا، بلکہ وہ اس کے مقابل ایک نئی نبوت کی دعویدار ہے) اسلام، عالم اسلام اور سارے اسلامی نظام کو متزلزل کر دینا چاہتی ہے۔ اور اس کی جگہ ایک نیا نظام اور نیا مذہب قائم کرنا چاہتی ہے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب "قادیانیت کا مطالعہ جائزہ" میں اس پہلو پر بہت اچھی طرح روشنی ڈالی ہے

وہ لکھتے ہیں

"قادیانیت کا تحقیقی مطالعہ کرنے سے یہ غلط فہمی اور خوش گمانی دور ہو جاتی ہے اور ایک منصف مزاج انسان اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ قادیانیت ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک مستقل اُمت ہیں جو دین اسلام اور اُمت اسلامیہ کے بالکل متوازی چلتے ہیں اور اس کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے اس بیان میں کوئی مبالغہ اور غلط بیانی نہیں کہ "حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا، یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے اللہ کی ذات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جزو میں ہمیں ان سے اختلاف ہے" (رسالہ قادیانیت ص۳۹ و ص۶۹)

مسلمانوں کی غیرت اور وفاداری کا امتحان

اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالم اسلام کی روح ہیں اور بلاادنیٰ شائبہ شک کے ایسا ہی ہے، تو آپؐ کے بعد کسی نئے

نبی کے آنے کا امکان مسلمانوں کے لئے خطرہ کا سب سے بڑا سگنل، مسلم معاشرہ اور عالم اسلام میں عظیم انتشار کا باعث ہے۔ اور ایسی تحریک کا وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و شریعت پر کُلی اعتماد و اطمینان کیلئے کھلا ہوا چیلنج اور اس کے نشوونما اور ترقی ہر غیرت مند مسلمان کے لئے سخت ذہنی تشویش اور قلبی اذیت کا موجب ہے

قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت

یہ زمانہ قادیانیت کے عین عروج کا تھا ۱۹۰۱ء میں مرزا صاحب نے کھل کر اپنے عزم و ارادہ کا اظہار شروع کر دیا تھا۔ ان کے رسائل کا وہ مجموعہ جس کا نام "اربعین" ہے، منصب جدید کے اعلانات اور تصریحات سے بڑھا ہوا ہے۔

۱۹۰۲ء میں ایک رسالہ "تحفۃ الندوہ" لکھا اس کے مخاطب بالخصوص ندوہ کے علماء و ارکان اور بالعموم تمام علماء تھے جو ندوہ کے اجلاس امرتسر (منعقدہ ۱۹۰۲ء) میں شریک تھے۔ اس میں مرزا صاحب نے بہت کھل کر اور وضاحت کے ساتھ اپنے خیالات ظاہر کئے۔ مولانا محمد علیؒ نے اس وقت اس کی تردید کی کوئی خاص ضرورت محسوس نہ کی، اور اس مسئلہ پر زیادہ توجہ نہ دے سکے۔ ایک طرف وہ ندوہ کی ترقی اور استحکام کی طرف متوجہ تھے۔ دوسری طرف ان کو اس کا پورا اندازہ نہ تھا کہ یہ تحریک دیکھتے دیکھتے ایسی خطرناک صورت اختیار کرے گی، اور پنجاب کے علاقہ کو پار کر کے ہندوستان کے مختلف حصوں اور بالخصوص بہار پر اس شدت سے حملہ آور ہوگی۔

قادیانی بہت منظم طریقے پر کام کر رہے تھے۔ اخبارات رسائل اور کتابوں کے علاوہ ان کے مبلغین جن کو ایک طرف قادیان میں باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی تھی اور دوسری طرف مالی امداد کے ذریعہ ان کو ایسا تابع بنا لیا جاتا تھا کہ وہ اس کے جال سے کسی حال میں آزاد نہ ہو سکیں۔

بہار پر یورش

بہار میں قادیانیوں نے چار ضلعوں میں بہت کامیابی حاصل کی تھی۔ خاص طور پر مونگیر اور بھاگل پور کے متعلق یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہ دونوں ضلع قادیانی ہو جائیں گے۔ انہوں نے یہ ٹکنک اختیار کی تھی کہ کچھ لوگ کھل کر قادیانی مبلغ کی حیثیت سے سامنے آتے تھے۔ اور کچھ لوگ جو حقیقت میں قادیانی تھے لیکن اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے تھے۔ وہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرتے اور ان کو ان کی تحریروں اور تقریروں کی طرف متوجہ کرتے۔ ایک قادیانی مبلغ سعید مختار جس کا مولانا نے اپنے ایک خط میں ذکر کیا ہے:

"بہت سرگرمی کے ساتھ مشغول تھا۔ اور بہار کے علاوہ بنگال میں بھی اس نے مہم شروع کر دی تھی۔ ہزاری باغ (بہار) میں بہت سے مسلمان قادیانی ہو گئے تھے"

قادیانی لٹریچر علانیہ تقسیم کیا جاتا اور ناواقف مسلمان عام طور پر اس سے متاثر ہوتے۔

اس وقت جو رسائل و اخبارات قادیانیوں کی طرف سے شائع ہو رہے تھے۔ ان کی تعداد اشاعت ۲۶ ہزار تھی۔ ہر قادیانی کے لئے یہ لازمی تھا کہ وہ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ مذہب کی اشاعت کے لئے دے۔ محض اس ذریعہ سے ان کا بجٹ لاکھوں تک پہنچ گیا تھا اور اس وجہ سے ان کو تبلیغ و اشاعت کے کام میں (جس میں وہ مالی امداد کی ترغیب دے کر ناواقف اور ضرورت مند لوگوں کو آسانی کے ساتھ شکار کر لیتے تھے) بڑی سہولت تھی۔ مولانا محمد علیؒ اپنے ایک معتمد خاص حاجی لیاقت

کوئٹہ میں
ہفت روزہ ختم نبوت
حاصل کرنے کیلئے
امیر محمد بگٹی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ سکول روڈ سے حاصل کریں پرچہ گھر پر پہنچانے کا معقول انتظام ہے

حسین بھاگل پوری کو ایک خط میں بڑی دردمندی کے ساتھ ان حالات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"ان کی سعی اور کوشش اس قدر با تک اور منظم ہے جس کو دیکھ کر ایک مسلمان کا دل لرز جاتا ہے کہ الٰہی یہ کیا طوفان کفر اور سیلاب ارتداد ہے؟ اس کو روکنے کی کیا صورت ہو؟ ہندوستان میں کوئی جگہ نہیں جہاں ان کے لوگ تبلیغ نہ کرتے ہوں۔ اور ہندوستان کے علاوہ یورپ، انگلستان، جرمنی امریکہ اور جاپان میں بڑے زوروں اور نہایت نظم سے اپنے مذہب کی اشاعت کر رہے ہیں ——

ان کے پاس کوئی بنک نہیں، کوئی ریاست نہیں صرف ایک بات ہے کہ مرزا نے کہہ دیا ہے کہ ہر مرید حسب استطاعت ماہانہ مذہب کی اشاعت کے لئے کچھ دے، اور جو ۳ ماہ تک کچھ نہ دے گا وہ بیعت سے خارج ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بیت المال میں لاکھوں روپیہ جمع ہو گیا اور ان کا ہر مرید اپنی آمدنی کا کم از کم دسواں حصہ دیتا ہے اور بعض تو تہائی اور چوتھائی قادیان بھیجتے رہتے ہیں، جس سے وہ خاطر خواہ اپنے مذہب کی اشاعت کر رہے ہیں۔"

مونگیر کے زمانہ قیام میں مسلمانوں نے مولانا سے یہ صورت حال بیان کی اور اس پر تشویش کا اظہار کیا مولانا خود اس بات سے فکرمند تھے۔ ان مسلمانوں کے توجہ دلانے سے ان کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ اگر پوری قوت کے ساتھ اس تحریک کا مقابلہ نہ کیا گیا تو اس سے بڑے افسوس ناک نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں۔ یہی وہ موڑ تھا جہاں مولانا اپنی ساری صلاحیتوں کے ساتھ میدان میں اتر آئے۔ اور اپنا سارا وقت اور ساری قوت اس کیلئے وقف کر دی اور اپنے تمام مریدین و مسترشدین، رفقاء اور اہل تعلق کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی اور صاف صاف کہا کہ جو اس معاملہ میں میرا ساتھ نہ دے گا میں اس سے ناخوش ہوں۔

اس درمیان میں یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ مراقبہ میں مولانا کو یہ القا ہوا کہ یہ گمراہی تیرے سامنے پھیل رہی ہے اور تو ساکت ہے، اگر قیامت کے دن باز پرس ہو تو کیا جواب ہوگا۔

ایک اہم تاریخی مناظرہ

اس جدوجہد کا آغاز ایک اہم تاریخی مناظرہ سے ہوا جس میں قادیانیوں کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ انہوں نے دوبارہ اس میدان میں آنے کی جرأت نہ کی، یہ قادیانیت پر پہلی ضرب کاری تھی جس سے نہ صرف بہار کے قادیانیوں کو بلکہ پورے ہندوستان کی قادیانی تحریک کو سخت نقصان پہنچا اور اس کے بہت خوشگوار نتائج برآمد ہوئے۔ اس مناظرہ میں (جو ۱۹۱۱ء میں ہوا۔) تقریباً چالیس علماء شریک تھے۔ دوسری طرف سے حکیم نورالدین وغیرہ آئے تھے۔ مناظرہ کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ادھر مناظرہ شروع ہوا اُدھر مولانا سجدہ میں گر پڑے اور جب تک فتح کی خبر نہ آئی سر نہ اٹھایا۔

اس مناظرہ کی مختصر روئداد مولانا کے صاحبزادہ مولانا منت اللہ رحمانی نے قلم بند کی ہے، وہ لکھتے ہیں۔

"مرزا صاحب کے نمائندے حکیم نورالدین صاحب سرور شاہ صاحب اور روشن علی صاحب مرزا صاحب کی تحریر لے کر آئے کہ اُن کی شکست میری شکست ہے اور ان کی فتح میری فتح۔ اس طرف سے مولانا مرتضیٰ حسن صاحبؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا عبدالوہاب بہاریؒ، مولانا ابراہیم سیالکوٹی صاحبؒ (تقریباً چالیس علماء) بلائے گئے تھے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عجیب منظر تھا۔ صوبہ بہار کے اضلاع کے لوگ تماشائی بن کر آئے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ خانقاہ میں علماء کی ایک بڑی بارات ٹھہری ہوئی ہے۔ کتابیں الٹی جارہی ہیں، حوالے تلاش کیے جا رہے ہیں اور بحثیں چل رہی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ مولانا محمد علی کی طرف سے مناظرہ کا وکیل اور نمائندہ کون ہو؟ قرعہ فال مولانا مرتضیٰ حسن صاحبؒ کے نام پڑا۔ آپ نے مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کو تحریراً اپنا نمائندہ بنایا۔ علماء کی جماعت میدانِ مناظرہ میں گئی۔ وقت مقرر تھا۔ اس طرف مولانا مرتضیٰ حسن صاحب اسٹیج پر تقریر کیلئے آئے۔ اور اس طرف آپ سجدہ میں گئے اور اس وقت تک سر نہ اٹھایا جب تک فتح کی خبر نہ آگئی۔ بوڑھوں کا کہنا ہے کہ میدانِ مناظرہ کا منظر عجیب تھا مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کی ایک ہی تقریر کے بعد جب قادیانیوں سے جواب کا مطالبہ کیا گیا تو مرزا صاحب کے نمائندے جواب دینے کے بجائے انتہائی بدحواسی اور گھبراہٹ میں کرسیاں اپنے سروں پر لئے ہوئے یہ کہتے بھاگے کہ ہم جواب نہیں دے سکتے۔" (رسالہ متعلقہ سوانح ص)

قادیانیت کے خلاف زبردست مہم

اس مناظرہ کے بعد مولانا نے قادیانیت کے خلاف باقاعدہ اور منظم طریقہ پر زبردست مہم شروع کی۔ اس کے لئے دورے کئے خطوط لکھے۔ رسائل اور کتابیں تصنیف کیں، دہلی اور کانپور سے کتابیں طبع کروا کے مونگیر لانے اور اشاعت کرنے میں خاصا وقت صرف ہوتا تھا۔ اور حالات کا تقاضا یہ تھا کہ اس میں ذرا بھی سستی اور تاخیر نہ ہو۔ اس لئے مولانا نے خانقاہ میں ایک مستقل پریس قائم کیا۔ اس پریس سے اور کتابوں کے علاوہ (سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہوئیں۔ جو سب مولانا کے قلم سے ہیں۔ اس قدر ضعف اور سلسلہ علالت کے ساتھ جو بدستور جاری تھا اتنا وسیع اور عظیم تصنیفی کام بجائے خود ایک کرامت سے کم نہیں اور تائید الٰہی و توفیق خداوندی کے سوا کسی اور چیز سے اس کی توجیہ نہیں ہو سکتی صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے اس کام پر مامور تھے، ہر چیز میں خدا کا فضل ان کے شامل حال تھا۔

مولانا نے اپنے ایک معتمد اور خادم خاص کو ایک خط میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے اور بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے "میرا ضعف و ناتوانی اے عزیز تم پر اور تمہارے کل سلسلہ کے بھائیوں پر ظاہر ہے کہ میں مدت سے بے کار ہو چکا ہوں اور میرے ظاہری قویٰ نے جواب دے دیا مگر خدائی ارشاد

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون نے اپنی غیر محدود قدرت کا ایک ضعیف و ناتواں ہستی میں جلوہ گر فرما کر وہ کام لیا جس کا خیال و خطرہ بھی نہ تھا اس قدر رسائل اس ضعف و ناتوانی میں لکھوا دینا اسی کا فضل ہے۔"

شہرت و ناموری سے اجتناب

لیکن شہرت و ناموری سے اجتناب اور اخفاءِ حال کا ہمیشہ سے اہتمام تھا، چنانچہ اتنے زبردست تصنیفی ذخیرے میں صرف چند کتابیں مولانا کے نام سے طبع ہوئی ہیں ان میں بھی بعض کتابوں پر مولانا کا نام ہے اور بعض پر ان کی کنیت ابو احمد ہے۔ یہاں تک کہ ان کی مشہور کتاب "فیصلہ آسمانی" بھی ابو احمد رحمانی ہی کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

ان کتابوں کو مولانا اکثر بڑی تعداد میں مفت تقسیم کرتے، اور مناسب جگہوں پر پہنچاتے، مولانا کے ہزاروں روپیہ اس مد پر خرچ ہوتے۔ لیکن انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اس وقت ان کے سامنے صرف ایک مقصد تھا وہ یہ کہ ہر قیمت پر اس تحریک کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ اپنے مریدین کو جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی مولانا نے اس کام پر لگانا چاہا، اور جدید اسلوب میں اس مقصد کے لئے ان کو متحد کرنے کی کوشش

کی۔ وہ چاہتے تھے کہ صرف انفرادی حیثیت سے بلکہ اجتماعی حیثیت سے اور متحد اور منظم طریقے سے قادیانیت پر بھرپور حملہ کیا جائے۔

حاجی لیاقت حسین کو (جن کا ذکر ابھی گزر چکا ہے) مولانا نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ ایک خط میں ان کو لکھتے ہیں:۔

" میں چاہتا ہوں کہ مخالفین اسلام کی بے انتہا سعی اور کوشش کا جواب دیا جائے۔ بالخصوص مرزائی جماعت کا فتنہ فرو کرنے میں جو کچھ ہو سکے اس سے دریغ نہ کیا جائے۔ اور نہایت انتظام کے ساتھ یہ سلسلہ میرے بعد بھی جاری رہے۔ اس لئے رائے یہ ہے کہ ایک انجمن قائم کی جائے جس کا نظم تم لوگ اپنے ہاتھ میں لو۔ اور اس کیلئے ہر وہ شخص جو مجھ سے رابطہ وتعلق رکھتا ہے وہ اس میں حسب حیثیت التزام کے ساتھ ماہانہ شرکت کرے۔ ورنہ جو شخص میرے اس دینی اور ضروری کینڈے کی طرف بھی متوجہ نہ ہوگا۔ میں اس سے ناخوش ہوں اور وہ خود یہ سمجھ لے کہ اس کو مجھ سے کیا تعلق باقی رہا۔"

اور اس میں کوئی شک نہیں مولانا کے ان مریدین، مسترشدین اور خلفاء کے ذریعہ بہت بڑا کام ہوا۔ اور انہوں نے مولانا کی رفاقت، محبت اور اطاعت کا حق ادا کر دیا۔

مولانا کے ایک مسترشد اور مجاز مولانا عبدالرحیم صاحب کے ذریعہ مونگیر اور بھاگلپور کے دیہاتوں میں سیکڑوں ہزاروں اشخاص کی اصلاح ہوئی اور وہ ان کے ہاتھ پر تائب ہوئے دیہاتوں میں مولود کے جلسے اس اصلاح کا بڑا ذریعہ بنے اور ان سے بہت فائدہ ہوا۔ مولانا ایک طویل اور مفصل مکتوب میں ان کو لکھتے ہیں:۔

" مولود شریف کے جلسے کراؤ، اور ان کے (مرزا صاحب اور ان کے ساتھی) حالات بیان کرو، جس مقام کے لوگ نہایت غریب ہیں ان سے کہو کہ تم ستو، شرینی وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں، میں تمام محبین سے کہتا ہوں کہ وہ تمہاری مدد کریں، تم کو ہر جگہ بھیجیں یہاں سے رسائل قادیان کے متعلق منگا کر ان لوگوں کو دو، اور اس خط کی متعدد نقلیں کرکے جو ہمارے احباب ہیں ان کو بھجواؤ۔"

مولانا کو اس سنگین خطرہ کا جو مسلمانوں کے سروں پر منڈلا رہا تھا پورا احساس تھا۔ اور اس کے مقابلہ کا ان کو اس قدر زائد اہتمام تھا کہ یہ کہا کرتے تھے کہ:۔

" اتنا لکھو اور اس قدر طبع کراؤ اور اس طرح تقسیم کرو کہ ہر مسلمان جب صبح سو کر اٹھے تو اپنے سرہانے ردِ قادیانی کی کتاب پائے۔"

اس بات سے مولانا کے اس اہتمام وتوجہ اور خلش وبے چینی کے ساتھ اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت اس تحریک نے کتنی خطرناک اور تشویش انگیز صورت اختیار کر لی تھی اور اس بات کی ضرورت صاف محسوس ہو رہی تھی کہ اس کے سدباب کے لئے اسی دلسوزی اور قربانی سے کام لیا جائے جس سے مولانا نے کام لیا اور اپنے آرام اور صحت کی پرواہ کئے بغیر اس کے لئے ہر قسم کی جدوجہد اور قربانی میں سب سے پیش پیش رہے۔

ایک صاحب (مولوی نظیر احسن صاحب بہاری) جن کا خط پاکیزہ تھا۔ صرف اس کام پر مامور تھے کہ وہ مسودات صاف کریں، وہ دونوں پیروں سے مفلوج تھے۔ اگر کبھی مسودات صاف کرنے میں تاخیر ہو جاتی تو مولانا ان سے فرماتے کہ:۔

" محنت سے کام کرو، تمہیں جہاد کا ثواب ملے گا۔"

ایک مرتبہ مولوی صاحب نے پوچھا کہ:۔

کیا مجھ کو جہاد بالسیف کا ثواب ملے گا؟

فرمایا:۔

" بے شک! اس فتنہ قادیانیت کا استیصال جہاد بالسیف سے کم نہیں۔"

★

تہجد کے وقت تصنیف

مولانا کا معمول تھا کہ ۳ بجے تہجد کے لئے اٹھ جاتے تھے۔ اب یہ تہجد کا وقت بھی مولانا نے رد قادیانیت کے لئے وقف کر دیا۔ اکثر یہ وقت تصنیف میں گزرتا۔ بعض دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ مولانا تہجد چھوڑ کر رد قادیانیت پر کتابیں لکھا کرتے تھے۔

اکثر ایسا ہوا کہ مولانا نے اپنی ضرورتوں کو مؤخر کر کے پہلے کتابوں کی اشاعت کا انتظام کیا اور جو کچھ ان کے پاس اس وقت ہوا وہ سب بے چون وچرا اس پر صرف کر دیا۔ جن مبلغین کو قادیانیت کے رد کے لئے مختلف مقامات پر بھیجنا ہوتا پہلے ان کو اس کی تربیت دیتے اور اس کی کوشش کرتے کہ قادیانیت سے ان کی واقفیت بہت گہری ہو تاکہ وہ خود اعتمادی اور کامیابی کے ساتھ یہ اہم فریضہ انجام دے سکیں۔ اور عین وقت پر لاجواب اور شرمندہ نہ ہوں جس کا عام مسلمانوں پر بہت برا اثر پڑ سکتا ہے۔

مریدین واہل تعلق میں جو اہل علم حضرات تھے ان کو بھی اس بات پر آمادہ کرتے رہتے کہ وہ قادیانیت کے رد میں رسائل وکتابیں لکھیں۔ غرض اس سلسلہ کی جو بھی کوشش ان کے ممکن تھی اس میں انہوں نے کوئی کسر نہ چھوڑی اور ان ساری صلاحیتوں وقوتوں اور ذرائع ووسائل کو پوری طرح استعمال کیا جو ان کے دسترس میں تھے۔

باقی آئندہ

بقیہ: محبوب غذائیں

انگلی سے پھینکتے۔ اس طرح ان دونوں انگلیوں کی پشت پر گٹھلی رکھتے اور پھینک دیتے۔

۳۲ آپ ککڑی نمک سے بھی کھاتے۔

۳۳ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا کھانا دیکھتے تو اس کا نام پہلے دریافت فرماتے پھر دست مبارک اس کی طرف دراز فرماتے۔

باقی آئندہ

نارتھ امریکہ کی ڈائری

منظور احمد الحسینی

- البرٹا یونیورسٹی میں ختم نبوت سیمینار
- قادیانیوں سے مناظرہ یا مباحثہ۔ قادیانی لاجواب ہو گئے

وینکور سے روانگی اور ونی پیگ آمد

۱۱ نومبر ۱۹۸۸ء ۱۲ بجے رات ایئر کینیڈا کے ذریعہ ونی پیگ پہنچے۔ ونی پیگ ایئرپورٹ پر مسلمانان ونی پیگ نے وفد ختم نبوت کا شاندار استقبال کیا۔ ان میں رانا محمد اکرم ضیاء الرحمٰن، چوہدری عبدالحمید، وقار احمد کے علاوہ اور ساتھی بھی تھے۔ جائے قیام رانا محمد اکرم کے ہاں پہنچتے ہی مشورہ ہوا۔ اور پروگرام کو آخری شکل دی گئی۔

جمعہ کے دن اس شہر میں صرف ایک ہی جگہ اجتماع ہوتا ہے۔ چنانچہ جمعہ سے قبل اسلامک سنٹر ونی پیگ میں رفیق محترم جناب عبدالرحمٰن باوا کا انگریزی میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان ہوا جبکہ راقم الحروف نے خطبہ جمعہ اسی عنوان پر دیا اور نماز پڑھانے کے فرائض انجام دیئے۔ جمعہ کے اجتماع میں مسلمان کثرت سے آئے تھے نیچے اور اوپر والی منزل نمازیوں سے پُر تھی۔ جمعہ کے بعد مسلمانوں سے انفرادی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

عصر اور عشاء کے بعد دوسرا پروگرام شروع ہوا اور سامعین کو دو حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ کیونکہ یہاں عرب حضرات بھی کافی تعداد میں ہیں لہٰذا ان کے حلقے میں احقر نے قادیانیت کے عقائد و عزائم کو کھول کر بیان کیا جبکہ محترم باوا صاحب نے دوسرے حلقے کے ساتھیوں میں انگریزی میں مفصل بیان فرمایا۔ ۱۲ نومبر ہفتہ ظہر اور مغرب کے بعد انگریزی اور عربی میں بیانات ہوئے۔ سامعین نے دلچسپی سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت (جو قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان کی گئی تھی) کو سنا۔

۱۳ نومبر اتوار ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے بعد پروگرام ہوئے اور حلقے بنائے گئے۔ اردو اور عربی میں مفصل تقاریر ہوئیں۔ تقاریر سے فراغت کے بعد اسلامک سنٹر کی نچلی منزل (بیسمنٹ) میں تمام شہر کا جلسہ کھانا کھا رہے تھے۔ اسی اثناء میں تین قادیانی جاسوس شرارت کی غرض سے اسلامک سنٹر میں داخل ہو کر نیچے والی منزل میں پہنچ گئے۔ شروع میں دھوکہ لگا مسلمانوں نے سمجھا کہ یہ "مسلمان" ہیں بعد میں ان کی باتوں سے پتہ چلا کہ وہ قادیانی کافر ہیں چنانچہ وہ سنٹر سے چلے گئے اور اس طرح سے وہ جو شرارت پھیلانا چاہتے تھے اس میں ناکام ہوئے۔ تین دن کے پروگراموں کے بڑے اچھے اثرات مرتب ہوئے۔

الحمدللہ تمام مسلمانوں میں بیداری کی لہر دوڑ گئی۔ اور کام کرنے کا ایک نیا جذبہ اور ولولہ پیدا ہوا۔ ونی پیگ میں ہمیں بتلایا گیا کہ یہاں ایک قادیانی چرس سمگل کرتے ہوئے پکڑا گیا کینیڈا حکومت نے ۷ سال جیل میں رکھا پھر اُسے ملک سے نکال دیا گیا ہے اور اب وہ پاکستان میں ہے اس طرح مرزائیوں کے ذریعے پاکستان کی بیرونی دنیا میں بدنامی ہوئی۔

عالمی مجلس ونی پیگ کا انتخاب

پچھلے دو سال سے ونی پیگ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام ہو رہا تھا۔ اس کی کارکردگی مزید بڑھانے کے لئے ۱۳ نومبر ۱۹۸۸ء کو بعد نماز مغرب اسلامک سنٹر میں تمام ممبران کی موجودگی میں نیا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ منتخب شدہ حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں

امیر: جناب میاں حمید، نائب امیر: جناب کاظم زیدی، جنرل سیکرٹری جناب محمد اکرم رانا۔ خزانچی (فنانشل سیکرٹری) جناب وقار احمد، جناب شوکت علی (ممبر)

ونی پیگ سے روانگی اور ایڈمنٹن آمد

۱۴ نومبر دوپہر ایک بجے وفد ختم نبوت ایڈمنٹن پہنچا جائے قیام سے فوراً اسلامک سنٹر پہنچا گیا۔ یہاں ساڑھے تین بجے روزنامہ ایڈمنٹن جنرل کے نمائندے کو ایک تفصیلی انٹرویو دیا اس انٹرویو کے دوران جناب عامر رشید کے علاوہ پاکستان ایسوسی ایشن کے صدر جناب غلام نبی بھی تھے۔ مولانا عبدالرحمٰن باوا نے روزنامہ ایڈمنٹن جنرل کے نمائندے کو تمام سوالات کے جوابات دیئے۔

البرٹا یونیورسٹی میں ختم نبوت سیمینار

۱۶ نومبر ۱۹۸۸ء بدھ کو رات بعد نماز عشاء یونیورسٹی آف البرٹا ایڈمنٹن، مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک پبلک سیمینار ختم نبوت کے موضوع پر منعقد ہوا۔ اس اجتماع سے انگریزی میں مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے کہا کہ اسلام کی بنیاد ختم نبوت پر استوار ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنا آخری پیغام پہنچانے کے لیے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو خبردار کیا تھا کہ اس امت میں ایسے تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے پھر فرمایا کہ ایسے جھوٹے مدعیان نبوت کذاب اور دجال ہوں گے۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید کہا کہ قرآن پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکی بیان فرمائی جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کی تحقیر کی ہے جو سراسر کفر ہے اجتماع میں موجود ایک قادیانی نے مباہلہ قبول کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر کو چاہیے کہ وہ مباہلہ کے لئے میدان میں نکلیں کیونکہ مرزا غلام احمد کی کتاب انجام آتھم میں خود مرزا غلام احمد قادیانی نے مباہلہ کے لئے مقام، وقت

اور تاریخ مقرر کرنے کے بارے میں لکھا ہے۔ لیکن مرزا طاہر میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ مباہلہ کے لئے میدان میں آئیں۔ راقم الحروف نے حیات مسیح علیہ السلام کے بارے میں سوالات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کی تقریباً ۱۰ آیات ۱۰۹ احادیث اور اجماع امت سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت کے قریب وہ تشریف لاکر دجال کو قتل کریں گے اس عقیدے پر ایمان رکھنا واجب اور اس کا انکار کفر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ جو شخص اس وقت یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح ہوں وہ جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس پروگرام میں عربی طلباء کی کافی تعداد تھی۔ سیمینار کے اختتام کے بعد تمام طلبہ نے وعدہ کیا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرتے رہیں گے

ایڈمنٹن کی مساجد میں پروگرام

جامع مسجد الرشید میں جمعہ کے موقع پر مولانا عبدالرحمن باوا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اس کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور یہ امت آخری امت ہے یہ تمام تر تقریر انگریزی میں تھی۔ آپ نے ہفتہ ۱۹ نومبر بعد نماز عشاء اسی مسجد میں اردو میں بیان کیا جبکہ راقم الحروف نے مسجد مرکز الاسلام مل وڈ میں جمعہ سے قبل اردو میں بیان کیا اسی کا ترجمہ عربی میں خطبہ جمعہ میں پڑھا۔ اور نماز پڑھانے کے فرائض سر انجام دیئے جبکہ اسی شام کو عشاء کے بعد احقر کا بیان اردو میں ہوا۔

قادیانیوں سے بحث و مباحثہ

ایک مسلمان اور قادیانی کے درمیان بحث چل رہی تھی دوران بحث قادیانی سے سوال کیا گیا کہ مجدد کا ماننا فرض ہے، واجب ہے یا سنت نیز یہ کہ ہر علاقے کا مجدد علیحدہ ہوتا ہے۔ تو دوسرے علاقے والے کو بھی اس کا ماننا ضروری ہے یا نہیں جس کا قادیانی سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ مسلمان نے دوسرا سوال کیا کہ حضرت عیسیٰؑ جب تشریف لائیں گے تو وہ بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیں گے مگر مرزا غلام احمد قادیانی سے کسی کارنامے کا کروڑواں حصہ بھی ثابت نہ ہوا۔ نیز مرزا غلام احمد مہدی بھی نہیں ہے کیونکہ حضرت مہدی حاکم عادل ہوں گے۔ اور قادیانیوں نے پوری زندگی غلامی میں بسر کی بلکہ غلامی کے دور کی تقویت کیلئے پچاس الماریاں کتابوں سے بھر دیں۔ پھر مسلمان نے سوال کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج ہے مکہ، مدینہ اور قادیان۔ حالانکہ سارے مسلمان جانتے ہیں کہ قادیان کا نام قرآن میں قطعاً نہیں ہے۔ قادیانی نے کہا کہ دکھاؤ مرزا غلام احمد قادیانی کی کونسی کتاب میں یہ بات درج ہے۔ مسلمان نے مرزا قادیانی کی کتاب تذکرہ طبع دوم میں الفاظ پڑھ کر سنائے۔ قادیانی لاجواب ہو گیا اس نے کہا کہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ میں اپنے ساتھی کو بلاتا ہوں چنانچہ ایک مسلمان کے مکان کے متعلق طے پایا کہ یہ کتاب اس کو مزید دکھائی جائے گی۔ اور اس کو سمجھایا بھی جائے گا۔ چنانچہ محترم باوا صاحب اور راقم الحروف مسلمان کے گھر پر پہنچے ابھی ہم پہنچے ہی تھے کہ مسلمان کے گھر میں دو قادیانی جنہوں نے سمجھا تھا اس کی بجائے قادیانیوں کی پوری کی پوری ٹیم آ دھمکی اور جارحانہ انداز میں انہوں نے باتیں شروع کر دیں۔ ایک موٹا سا بھاری بھرکم منہ پھٹ، منہ زور قادیانی زور سے بولا کہ آپ لوگ تو گالیاں دیں گے۔ باوا صاحب نے کہا ہم کہیں گے کہ مرزا غلام احمد نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اس لئے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق کذاب (جھوٹا) ہے۔

قادیانی:۔ تم بھی ہم سے اسی طرح کی باتیں سنو گے (نعوذ باللہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق)

باوا صاحب:۔ اگر تم گالی دو گے تو تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ تم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی سنت پر چلنا ہے۔ (اس طرح پھر بات بڑھتی چلی گئی) ایک قادیانی نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے کہا کہ دیکھو جنرل ضیاء کس طرح مر گیا

باوا صاحب:۔ مرزا غلام احمد بھی تو اپنی ٹٹی پر گر کر مرا تھا۔

دوسرا قادیانی:۔ غلط بات نہ کرو۔

باوا صاحب:۔ ہم ثابت کریں گے۔ ہمارے پاس کتابیں موجود ہیں۔ سیرت المہدی حصہ اول کا صفحہ ۹ تا ۱۱ پڑھو اور حیات ناصر کا صفحہ ۱۴ پڑھو جس میں مرزا صاحب نے کہا "مرزا صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے" اس کے باوجود تم نہ مانو تو تمہاری مرضی

تیسرا قادیانی:۔ یہ کینیڈا ہے پاکستان نہیں ہے۔

باوا صاحب:۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم کینیڈا میں ہیں۔

اتنے میں سارے قادیانی شور و غل مچانے لگے ہر ایک اپنی بولی بول رہا تھا۔ ہمیں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ان کی نیت خراب ہے وہ کچھ شرارت کرنا چاہتے ہیں۔ مگر جلد ہی ہم نے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔

منظور:۔ جناب ہم یہ کتاب مرزا غلام احمد کی دکھاتے ہیں۔ اس کا نام تذکرہ ہے۔ اس کے صفحہ ۷۶ پر لکھا ہے انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ کہ قرآن قادیان میں اترا ہے۔ اور صفحہ ۷۷ اور ۸۰ پر ہے کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان، ہم نے کہا کہ ابھی فیصلہ ہوا چاہتا ہے۔ یہ قرآن مجید میرے ہاتھ میں ہے آپ میں سے کوئی قادیانی اس میں سے "قادیان" کا لفظ نکال کر دکھا دے سب قادیانی آئیں بائیں شائیں کرکے رہ گئے۔ ایک بولا کہ یہ مرزا صاحب کا خواب ہے۔

منظور:۔ جناب کے نزدیک مرزا جی "پیغمبر" ہیں اور پیغمبر کا خواب حجت ہوتا ہے نیز یہ خواب نہیں بلکہ کشف

ہے۔

قادیانی:۔ جی!!! یہ الہام ہے۔

منظور:۔ پھر تو بات اور بگڑ گئی۔ مرزا غلام احمد کی کتاب ازالہ اوہام ہاتھ میں لے کر اس میں درج ہے جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ خدا کے بلائے بغیر نہیں بولتے۔ اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔ (ص۳۱۶) لہٰذا مرزا صاحب نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں لکھی بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے لکھی ہے۔ اب تو آپ لوگوں کو قادیان کا لفظ قرآن میں ضرور دکھانا پڑے گا۔

وہی قادیانی کھسیانا ہو کر بولا جی!!! یہ کشف ہے الہام نہیں ہے۔

منظور:۔ آپ ایک بات پر کیوں نہیں جمتے۔ کبھی خواب کبھی الہام کبھی کشف۔ چلو کشف مان لیتے ہیں۔ کشف کی صورت میں ہمارے لئے اور آسانی ہو گی مرزا غلام احمد کی کتابوں کی پٹاری (جو قادیانی خود ساتھ لائے تھے) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس میں تریاق القلوب مرزا غلام احمد کی کتاب ہے وہ مجھے آپ دیں تو میں آپ لوگوں کو دکھا دیتا ہوں مرزا غلام احمد کے نزدیک کشف اور بیداری دونوں برابر ایک چیز ہیں اب تو اس قادیانی کے اوسان خطا ہو گئے ایک انتہائی مشہور قادیانی مربی عبدالرحمٰن کی خادم کی احمدیہ پاکٹ بک پکڑے ہوئے ایسا خاموش ہوا کہ اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا۔ تو جلدی سے کہنے لگا کہ اصل مسئلہ تو حیات مسیح کا ہے۔

منظور:۔ آپ نے قادیان کا لفظ تو قرآن سے دکھایا نہیں معلوم ہوا کہ مرزا نے یہ قرآن پر بہتان باندھا ہے اور جھوٹ گھڑا ہے۔

قادیانی۔ ہم تو حیات مسیح پر بات کریں گے۔

منظور:۔ مرزا غلام احمد کی کتاب ازالہ اوہام دکھاتے ہوئے مرزا صاحب نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ یہ مسئلہ بنیادی عقائد میں سے نہیں ہے لہٰذا آپ لوگ اس پر کیوں بحث کیوں کرتے ہیں۔

قادیانی:۔ یہ مرزا صاحب کا پہلے پرانا عقیدہ تھا۔

منظور:۔ پھر تو اس پر گفتگو کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ہم بازار جاتے ہیں اور کوئی چیز خریدتے ہیں تو اس کو ٹھوک بجا کر دیکھتے ہیں لہٰذا پہلے گفتگو مرزا غلام احمد قادیانی پر ہو گی۔ ہم اس کو جانچیں گے پرکھیں گے۔ کہ وہ کیسا تھا

قادیانی:۔ آپ لوگ حیات مسیح کے مسئلے سے بھاگ جاتے ہیں!

منظور:۔ مرزا قادیانی کا ۵۲ سال تک یہ عقیدہ رہا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں

قادیانی:۔ یہ کہاں لکھا ہے۔

منظور:۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ پر چہار حصص میں کارٹون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے (جس میں مرزا غلام احمد کی کتابیں رکھی ہوئی تھیں) آپ نکالیں میں دکھاتا ہوں۔

قادیانی:۔ ذرا جھجکتے ہوئے۔

منظور:۔ افسوس کی بات ہے کہ ہم نے آپ کو دو تین مرتبہ "تذکرہ" دکھایا۔ اب آپ یہ کتاب ہم کو دکھائیں ہم عبارت پڑھ کر سناتے ہیں۔ بالآخر ٹال مٹول سے کتاب نکال کر دے دی

منظور:۔ حضرات! یہ کتاب مرزا غلام احمد کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں مرزا غلام احمد نے تین جگہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا اقرار کیا ہے۔ (صفحہ ۳۶۱ حاشیہ میں ہے۔) "سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمانوں میں پر جا بیٹھے" اسی طرح ۴۹۹ اور ۵۰۵ صفحے کی عبارت پڑھ کر سنائی۔

قادیانی:۔ یہ پہلے کا رسمی عقیدہ تھا۔

منظور:۔ ہرگز نہیں مرزا غلام احمد آخری زندگی تک اس کتاب کے حوالے دیتے رہے۔ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں اس کتاب کے متعلق مرزا قادیانی نے اشتہار دیا ہے کہ یہ کتاب میں نے الہام اور مامور من اللہ ہو کر لکھی ہے۔ اور الہام کے متعلق آپ حضرات پہلے ازالہ اوہام میں سے سن چکے ہیں کہ خدا کے بلائے بغیر بولتے نہیں۔ نیز مرزا غلام احمد نے لکھا ہے کہ یہ کتاب قطب ستارے کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ تو یہ عقیدہ اتنی مضبوط کتاب میں خدا کی طرف سے لکھا یہ کیسے رسمی ہو سکتا ہے۔

قادیانی:۔ لاجواب ہو کر خاموش۔

منظور:۔ اچھا! اگر آپ کے نزدیک مسیح آ گیا ہے تو حدیث میں آتا ہے کہ تقع الامنۃ کہ ان کے زمانے میں امن و سکون قائم ہو جائے گا مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ دو بڑی جنگیں لڑی جا چکی ہیں۔ تیسری کی تلوار لوگوں کے سروں پر لٹک رہی ہے کیا مرزا قادیانی کی سبز قدمی کے یہی نشانات ہیں جو ہم دیکھ رہے ہیں۔

قادیانی! لاجواب، لاجواب ہو گیا۔

باوا صاحب:۔ ان لوگوں کو کچھ آتا جاتا ہے نہیں یہ لوگ مرزا غلام احمد کی کتابیں پڑھتے ہی نہیں ہیں۔

منظور:۔ مرزا غلام احمد نے ۵۲ سال تک یہی عقیدہ رکھا۔ پھر الاستفتاء ص۳۹ اور آئینہ کمالات ص ۴۴ میں لکھ دیا کہ یہ عقیدہ مشرکانہ ہے اس طرح تو مرزا غلام احمد خود پکے مشرک بن گئے۔ کیونکہ ان الشرک لظلم عظیم۔ اور قرآن مجید میں ہی ہے لاینال عھدی الظلمین۔ ہم اپنا عہد (نبی ہونا) ظالموں (مشرکوں) کو نہیں دیتے۔ تو جو نبی ہو وہ مشرک نہیں ہو سکتا اور مشرک کبھی نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ عجیب مشرک ہے جس کو تم نے نبی بنا لیا ہے۔ قادیانی نے اس کا بھی کوئی جواب نہ دیا۔ منظور:۔ میں نے یہی سوال مرزا طاہر سے ۹ و ۱۰ فروری ۱۹۸۴ء کی رات گیسٹ ہاؤس فیز ۱ ڈیفنس سوسائٹی کراچی میں کیا تھا مگر تمہاری طرح اس نے بھی کوئی جواب نہ دیا تھا۔

منظور:۔ مرزا غلام احمد نے سب کچھ اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے آپ لوگ پڑھتے کیوں نہیں۔ مجھے کارٹون میں سے

دو نورالحق " پکڑا ئیں قادیانی ، اس میں کیا ہے ؟ منظور : ابھی بتلاتا ہوں :۔

حضرات محترم ! مرزا غلام احمد قادیانی نے نورالحق ص ۵۰ حاشیہ میں لکھا کہ موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں ۔ اور ہم پر اس حیات کا ماننا فرض ہے ۔ منظور ! آپ لوگ تو عیسیٰ علیہ السلام کی بات کر رہے ہیں ۔ مرزا صاحب تو موسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ مانتے ہیں قادیانی نے بڑی مشکل سے کتاب مرزا قادیانی کی پٹاری سے نکال کر دی ۔ عبارت پڑھ کر سنائی گئی اور کہا گیا کہ آگے پیچھے سے اچھی طرح پڑھ لو ۔ مرزا غلام احمد نے یہ مستقل اپنا عقیدہ رکھا ہے ۔ قادیانی اس پر حواس باختہ ہو کر کتابوں کی پٹاری اٹھا کر چل پڑے اور کہنے لگے کہ قرآن سے حیات عیسیٰ دکھاؤ ۔

منظور :۔ ومکروا ومکراللہ واللہ خیرالماکرین کا ترجمہ جلالین شریف سے پیش کر دیا ۔

قادیانی مرزا بشیرالدین کا مُحرف ترجمہ پڑھنے لگا ۔ باواجان ہم نے آج سے کئی سو سال پہلے بزرگ نے جو ترجمہ کیا وہ سنایا ہے ۔ جس کو تم بھی مانتے ہو ہم بھی مانتے ہیں لہٰذا تمہیں جلالین کا ترجمہ ماننا چاہیے وہ فرما رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر جسم سمیت اٹھا لیا گیا ہے ۔ یہ ترجمہ چودھویں صدی کے عالم کا نہیں ہے ۔ مگر اب سب قادیانی کھڑے ہو گئے ۔ ہڑ بونگ اور شور مچانا شروع کر دیا ، اور باہر جانے لگے ۔ منظور دروازے تک گیا اور کہا افسوس آپ کو کوئی جواب نہ آیا ۔ ہم نے تو آپ کو سمجھانے کی بہت کوشش کی ۔ اگر آپ کو نہیں آتا تھا تو کسی اور کو لے آتے ۔ ایک قادیانی نے کہا جاتے جاتے دھمکی آمیز لہجے میں کہا کہ تمہارا نام کیا ہے ۔ راقم الحروف کے نام بتاتے پر اس نے کہا کہ ہم نے اس نام پر ریڈ کا نشان لگا دیا ہے فکر نہ کرو ۔

اس مناظرے کے بہت اچھے اثرات

باقی صفحہ ۱۳ پر

اک زمانہ تھا!

جناب قدرت اللہ شہاب

ایک زمانے میں مُلّا اور مولوی کے القاب علم و فضل کی علامت ہوا کرتے تھے لیکن سرکار انگلشیہ کی عملداری میں جیسے جیسے ہماری تعلیم اور ثقافت پر مغربی اقدار کا رنگ و روغن چڑھتا گیا اسی رفتار سے مُلّا اور مولوی کا تقدس بھی پامال ہوتا گیا رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک جا پہنچی کہ یہ دونوں تعظیمی اور تکریمی الفاظ تضحیک و تحقیر کی ترکش کے تیر بن گئے ۔ داڑھیوں والے ٹھوٹھ اور ناخواندہ لوگوں کو مذاق ہی مذاق میں مُلّا کا لقب ملنے لگا ۔ کالجوں ، یونیورسٹیوں اور دفتروں میں کوٹ پتلون پہنے بغیر دینی رجحان رکھنے والوں کو طنز و تشنیع کے طور پر مولوی کہا جاتا ہے ۔

مسجدوں کے پیش اماموں پر جمعراتی شبراتی ، عیدی ، بقر عیدی اور فاتحہ درود پڑھ کر روٹیاں توڑنے والے قل اعوذئے ملاؤں کی پھبتیاں کسی جانے لگیں ۔ لُو سے جھلسی ہوئی گرم دوپہروں میں خس کی ٹٹیاں لگا کر پنکھوں کے نیچے بیٹھنے والے یہ بھول گئے کہ محلے کی مسجد میں ظہر کی اذان ہر روز عین وقت پر اپنے آپ کس طرح ہوتی رہتی ہے ؟ کڑکڑاتے ہوئے جاڑوں میں نرم و گرم لحافوں میں لپٹے ہوئے اجسام کو اس بات پر کبھی حیرت نہ ہوئی کہ اتنی صبح منہ اندھیرے اٹھ کر فجر کی اذان اس قدر پابندی سے کون دے جاتا ہے ؟ دن ہو یا رات ، آندھی ہو یا طوفان ، امن ہو یا فساد دور ہو یا نزدیک ، ہر زمانے میں شہر شہر ، گلی گلی ، قریہ قریہ ، چھوٹی بڑی ، کچی پکی مسجدیں اسی ایک مُلّا کے دم سے آباد تھیں ، جو خیرات کے ٹکڑوں پر مدرسوں میں پڑا تھا اور در بدر کی ٹھوکریں کھا کر گھر بار سے دور کہیں اللہ کے کسی گھر میں سر چھپا کر بیٹھ رہا تھا اس کی پشت پر کوئی تنظیم تھی ، نہ کوئی فنڈ ، نہ کوئی تحریک ، اپنوں کی بے اعتنائی بیگانوں کی ناصحت ، ماحول کی بے حسی اور معاشرے کی کج ادائی کے باوجود اس نے نہ اپنی وضع قطع کو بدلا اور نہ اپنے لباس کی مخصوص وردی کو چھوڑا اپنی استعداد اور دوسروں کی توفیق کے مطابق اس نے کہیں دین کی شمع ، کہیں دین کا شعلہ ، کہیں دین کی چنگاری روشن رکھی ۔ برام پور گنج کے گاؤں کی طرح جہاں دین کی چنگاری بھی گل ہو چکی تھی مُلّا نے اس کی راکھ ہی کو سمیٹ سمیٹ کر باد مخالف کے جھونکوں میں اڑ جانے سے محفوظ رکھا یہ مُلّا ہی کا فیض تھا کہ کہیں کام کے مسلمان ، کہیں نام کے مسلمان ، کہیں محض نصف نام کے مسلمان ثابت و سالم و برقرار رہے اور جب سیاسی میدان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان آبادی کے اعداد و شمار کی جنگ ہوئی تو ان سب کا اندراج مردم شماری کے صحیح کالم میں موجود تھا برصغیر کے مسلمان عموماً اور پاکستان کے مسلمان خصوصاً مُلّا کے اس احسان عظیم سے کسی طرح سبکدوش نہیں ہو سکتے جس نے کسی نہ کسی طرح کسی نہ کسی حد تک ان کے تشخص کی بنیاد کو ہر دور اور ہر زمانے میں قائم رکھا ۔

جناب قدرت اللہ شہاب کی کتاب شہاب نامہ سے اقتباس ۔

بزمِ ختم نبوت

مرتد کی شرعی سزا

مرسلہ: شبیر احمد ارمان کراچی

ہفت روزہ ختم نبوت مرزائیت اور باطل قوتوں کا منہ توڑ جواب ہے اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے مرزائیت کو کافر قرار دے کر سابقہ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم، مولانا مفتی محمود مرحوم نے ایک ذمہ دار حکمران، ذمہ دار علماء کا فرض ادا کیا ہے خدا انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔ اب بھی مرزئین پاک "پاکستان" میں ایسی قوم زندگی بسر کر رہی ہے جو بظاہر خود کو سچا مسلمان تصور کرتی ہے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے اگر ان کے عقائد پر نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ ان میں "مسلمان" کا دور کا واسطہ بھی نہیں جب اس قوم کا کلمہ الگ ہے پھر کیا وجہ ہے اب تک حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے میں ہفت روزہ ختم نبوت کے توسط سے ایک مسلمان پاکستانی شہری کے ناطے موجودہ حکومت سے دردمندانہ گزارش کرتا ہوں کہ خدارا جتنی جلدی ہو سکے مرتد کی شرعی سزا نافذ کر دیں۔

شیزان کا مکمل بائیکاٹ

محمد عبداللہ نور جک داہن میلسی

بندہ بہت پرانا قاری ہے اس رسالہ کا مطالعہ کرنے سے کافی معلومات حاصل ہوتی ہیں الحمد للہ ہم نے شیزان کا بائیکاٹ کر دیا ہے پہلے ہم کو پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ مرزائیوں کی ہے یا کسی اور کی۔ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ والوں نے اشتہارات ارسال کئے تھے وہ بھی لگوا دیئے ہیں الحمد للہ شیزان کا مکمل بائیکاٹ ہے۔

"قادیانی ملک کے غدار ہیں"

شاہد حسین ..... خوشحال

قادیانیوں نے آج تک ہمارے عزیز ملک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا اس کے خلاف ہر جگہ پروگرام بنایا اور پاکستان کو ختم کرنے کی کوشش کی آج بھی قادیانی ہمارے عزیز ملک کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے میں حکومت وقت سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

نونہالان میں مضامین کا مقابلہ

واجد علی ہڑپالہ ...... مانسہرہ

ہم تمام دوست ہفت روزہ ختم نبوت کو بڑی پابندی سے پڑھتے ہیں ہم نے لکھے ہیں مقابلہ لگا ہوا ہے کہ کون اچھے مضمون لکھے گا آپ ہمارے مضامین نونہالان ختم نبوت میں شائع کریں

پرچہ دیکھ کر خوش ہوتا ہوں

محمد رمضان بہار کالونی ..... کراچی

بندہ اللہ کے فضل سے خیریت سے ہے اللہ سے امید کرتا ہوں کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ صورتحال یہ ہے کہ میں کافی عرصہ سے ختم نبوت کے رسالے دیکھتا رہا ہوں ہر ہفتے رسالہ دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کو تا دوام رکھے آمین۔

میرا شوق!

اختر علی بھٹی دوڑ نواب شاہ

رسالہ ختم نبوت ہر ہفتے شوق سے پڑھتا ہوں اس رسالے میں بہت اچھی معلومات ہوتی ہیں۔ اچھے اچھے مضامین بھی ہوتے ہیں جن کو پڑھ کر دل بھی خوش ہو جاتا ہے اور معلومات بھی فراہم ہو جاتی ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ختم نبوت دن رات چوگنی ترقی کرے

ہم نے بائیکاٹ کر دیا

غلام نبی چک نمبر ۲۰/۹ بی آر میاں چنوں

میں نے ہفت روزہ ختم نبوت جلد نمبر ۷ کے شمارہ نمبر ۱۲ سے پڑھنا شروع کیا ہے یہ رسالہ ہم میاں چنوں سے خریدتے ہیں اس سے اسلام کے بارے میں اچھی اچھی باتیں ملتی ہیں اور مسلمانوں کے دشمن قادیانیوں کے بارے میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کیا کچھ کر رہے ہیں اور یہ بھی کہ شیزان کی فیکٹری سے جو آمدنی ہوتی ہے۔ وہ مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتی ہے ہم نے اس دن سے شیزان کو بالکل بالکل بند کر دیا ہے۔

شجاع آباد والوں کے نام

خواجہ عبدالرشید شجاع آباد

میرے لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب ختم نبوت کے پروانے شیزان کے خلاف مکمل بائیکاٹ کر رہے ہیں تو پھر ختم نبوت کے کچھ دیوانے خود شیزان کیوں استعمال کرتے ہیں۔ جس کا ہی ثبوت دے سکتا ہوں کہ یہ لوگ دوسروں کو منع کرتے ہیں مگر خود شیزان پیتے ہیں لہٰذا میں رسالے کی معرفت شجاع آباد کے پروانوں سے التجا کرتا ہوں کہ جب آپ ایک غلط کام سے لوگوں کو منع کرتے ہیں تو پھر خود ایسا کام نہ کرو۔

پڑھتے ہی شیفتہ و فریفتہ ہو گیا

مولانا محمد ابراہیم ناشاد خالص پور رکھا بنگلہ دیش

حال ہی میں پاکستان سے آنے ہوئے ایک صاحب کے بدست مجلہ ختم نبوت کے چار عدد پرچے تحفۃً ملے تھے پرچہ بظاہر تو کچھ زیادہ اچھا معلوم نہ ہوا کیوں کہ ایک دینی پرچے کے لئے اتنے سارے رنگوں پر مشتمل سرورق نامناسب سی چیز ہے لیکن یقین جانیں مضامین پڑھتے ہی اس پر شیفتہ و فریفتہ ہو گیا انشاء اللہ اس کا مستقل خریدار جلد ہی بن جاؤں گا۔ آپ ایک بڑے ارفع نصب العین کو لے کر پیش رفت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے آمین ثم آمین قادیانیت کی بیخ کنی ہر مسلمان پر فرض کی حیثیت رکھتی ہے اس طرف سے غفلت خدانخواستہ افتراق دین کا سبب بن سکتی ہے اور یہی آپ کا نصب العین ہے کاش کہ مسلمان آپ کی اس تڑپ کو اپنی تڑپ بنالیں۔

رسالہ پڑھ کر تڑپ اٹھا

ایس ایس محسن کاسنگان مانسہرہ

جولائی کے پہلے ہفتے کا رسالہ ختم نبوت نظروں سے گزرا دل میں مرزائیوں کی نفرت نے جنم لیا۔ تڑپ اٹھا پھر میں نے بقیہ تینوں پرچے حاصل کئے اور ان کا مطالعہ کیا ایک پرچہ دو رکھے ہے مختلف اور دلچسپ تھا تمام مضامین پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں جس سے متاثر ہو کر میں نے یہ حقیر سا داد نامہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا رسالہ دن بہ دن ترقی کر رہا ہے اور مرزائیوں کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملانے کے علاوہ ہر سوئی ہوئی مسلمان ہستی کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اسی رسالے کی نسبت سے میں نے اور میرے چند ساتھیوں نے شیزان بوتل پینا بھی ترک کر دیا ہے ہم آپ سب ساتھیوں کو اتنا اچھا رسالہ شائع کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

مرزائیوں کا بائیکاٹ

قاری محمد اقبال چک ۱۲۱ ج ب فیصل آباد

ہم نے اپنے گاؤں میں مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا ہے شیزان کا بائیکاٹ بھی اللہ کے فضل سے کئی دکانوں پر اور گھروں میں ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے اور مزید ترقی عطا فرمائے (آمین) ہمارے گاؤں میں نوجوانوں بچوں اور بوڑھوں نے یہاں تک کہ عورتوں نے بھی قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا ہوا ہے اور ہم اس مشن پر بفضل خدا اس وقت تک کام کریں گے جب تک قادیانیت کا مکمل خاتمہ نہیں ہو جاتا۔

خوشخبری

حل سوالات مفتاح النجاح

شہادۃ العالمیہ اور دورہ حدیث شریف کا امتحان دینے والے طلباء کرام کے لئے ایک نادر علمی تحفہ، کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا تک کے تقریباً ۱۴۱ مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے جس کے مطالعے سے امتحان میں کامیابی و کامرانی یقینی ہے جو وفاق المدارس کے طلباء کے لئے انتہائی مفید ہے۔

قیمت انتہائی مناسب تالیف مولانا عبد القوی مجلد دیدہ زیب

محمد اسلم بخاری

فیض کثیر

مرتبہ

مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

اس کتاب میں قرآن و حدیث و بزرگان دین سلاسل اربعہ کے منتخب و مجرب اردو وظائف جمع کئے گئے ہیں ہر قسم کی پریشانیوں، بیماریوں، بے روزگاری، اصلاح اعمال کے وظیفے و اوراد موجود ہیں۔

صفحات ۱۳۶۔ قیمت ۱۵ روپے۔ علاوہ ڈاک خرچ

ملنے کا پتہ

ادارہ صدیقیہ، نزد حسین ڈی سلوا گارڈن ویسٹ کراچی ۳

اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

مقصدِ زندگی

محمد یٰسین فاروقی ..... سرگودھا

زندگی کا یہ مقصد نہیں کہ انسان دنیا میں آئے اور کھا پی کر چلا جائے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کام کرنے چاہئیں۔ اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہیں خوش اسلوبی سے انجام دے۔ اور جن سے منع کیا ہے ان سے رک جائے۔ اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کے لئے جنت اور بد لوگوں کے لئے دوزخ بنائی لیکن جزا و سزا کا فیصلہ قیامت کے روز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کچھ حقوق عائد فرمائے ہیں جن حقوق کا تعلق ذات خداوندی سے ہے انہیں عبادات کہتے ہیں۔ عبادات میں قیامت کے روز سب سے پہلے جس عبادت کا حساب لیا جائے گا۔ وہ نماز ہے۔ نماز دین کا ستون ہے مومن کی معراج ہے مایوس دل کی دوا ہے۔ ہر عبادت مشقت سے ادا ہوتی ہے یا اس میں مال خرچ ہوتا ہے لیکن نماز ایک ایسی عبادت ہے۔ جو بغیر مشقت یا مال خرچ کرنے کے ادا ہو جاتی ہے اسلئے نماز ہر عاقل، بالغ، امیر، غریب، مرد، عورت پر فرض ہے۔ اور بالغ ہونے سے لے کر مرتے دم تک کسی وقت معاف نہیں ہے

فکرِ آخرت

فضیلت بیگم ...... چک میانوالی

دنیاوی زندگی کے بعد جس جہان میں اس زندگی کے عملوں کا حساب دینا ہے اسے آخرت کہتے ہیں۔ یہ زندگی عارضی ہے مرنے سے ختم ہو جاتی ہے آخرت کی زندگی دائمی ہے وہاں موت نہیں۔ عارضی زندگی کی بجائے دائمی زندگی کی فکر لازم ہے وہاں پہلے نماز کے متعلق سوال ہوگا اسلئے نماز کو پابندی اور پوری شرائط سے ادا کرنا چاہیئے وہاں پوچھا جائے گا کہ مال کیسے کمایا اور کیسے خرچ کیا اس لئے حلال روزی کمائی جائے اور خدا کے احکام کے مطابق جائز جگہ پر خرچ کی جائے۔

فکر آخرت یہ ہے کہ:۔

۱۔ انسان نیک کام کرے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے

۲۔ نماز پڑھے روزے رکھے، زکوٰۃ دے، حج کرے

۳۔ مخلوق خدا کی خدمت کرے۔

۴۔ خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرے تاکہ عاقبت بخیر ہو۔

دو معزز و قابل قدر بیٹے

ملک ظفر اقبال شاہین ... جہانگیرہ تلہ گنگ

عباسی خلیفہ ہارون الرشید کے دو بیٹے تھے ایک کا نام "امین" اور دوسرے کا نام "مامون" تھا۔ یہ دونوں ایک استاد کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ استاد کا نام "کسائی" تھا۔ دونوں کو جب استاد سبق پڑھا کر جانے لگتے تو امین اور مامون میں سے ہر ایک یہ چاہتا کہ استاد کو جوتا پہنانے میں سبقت لے جائے آخر انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایک جوتا امین اور دوسرا مامون استاد کے پاؤں میں لا کر رکھا کرے گا۔ ایک دن خلیفہ ہارون نے اپنے امیروں اور وزیروں سے پوچھا کہ آج تمہاری نظر میں سب سے محترم اور معزز شخص کون ہے؟ سب نے خلیفہ کا نام لیا۔ مگر خلیفہ کہنے لگے سب سے زیادہ قابل احترام آج وہ شخص ہے جسے دو شہزادے مل کر جوتا پہناتے ہیں خلیفہ ہارون الرشید کا اشارہ "کسائی" کی طرف تھا جو کہ استاد کے فرائض سرانجام دینے کی وجہ سے ان کی نظر میں اتنا معزز اور قابل قدر تھا۔

علم کی برکت

عبدالمجید .... خوشحالہ

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے کسی نے پوچھا اچھے لوگ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا "علم والے لوگ ہیں" حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت سلیمانؑ کو اختیار دیا کہ وہ تین چیزوں میں سے ایک کو چن لیں۔ علم، مال اور حکومت۔ حضرت سلیمانؑ نے علم کو پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی پسند سے خوش ہو کر ان کو دولت اور حکومت بھی بخش دی

احمق قادیانی

ملک عبدالباسط نظامی چک ۹۔ ط۔ ۱-

ایک دن مرزا غلام احمد نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ مانگا .... والدہ نے کہا گڑ لے لو۔ مرزا غلام احمد بولا گڑ میں نہیں لیتا' والدہ نے کہا' چینی لے لو' اس نے کہا کہ چینی بھی نہیں لوں گا ..... تیسری مرتبہ والدہ نے کوئی اور بتائی' لیکن قادیانی نے اس سے بھی انکار کیا ..... اس پر والدہ کو غصہ آ گیا اور کہنے لگی .... تو پھر جاؤ' راکھ سے کھا لو مرزا نے روٹی پر راکھ ڈال اور ....

فضائلِ نماز

محمد حفیظ الرحمٰن ڈیروی ..... ڈیرہ غازیخان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز دین

کا ستون ہے جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا جس نے نماز کو گرایا اس نے دین کو گرایا۔ (مشکوٰۃ)

سرکار دو عالم ؐ نے فرمایا اگر کسی شخص کے مکان کے سامنے اور دروازے کے بالکل قریب پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ شخص اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر میل باقی رہے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پانچ بار نہانے کے بعد میل کہاں رہ سکتا ہے۔ فرمایا جس طرح پانچ بار غسل کرنے والے کے بدن پر میل نہیں رہتا اسی طرح پانچ بار نماز پڑھنے والے کے ذمے کوئی خطا باقی نہیں رہتی یہ نمازیں خطاؤں کو مٹاتی رہتی ہیں (بخاری و مسلم)

فرمانِ رسولؐ

سیدہ سلمیٰ شہاب ہمدانی ... سیدوالا کچی کھوہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون ہے جو مجھ سے یہ چند خاص باتیں سیکھے، پھر وہ خود ان پر عمل کرے یا دوسرے عمل کرنے والوں کو بتائے، میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں" تو آپؐ نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا اور یہ پانچ باتیں بتائیں۔

● ... اللہ نے تمہاری قسمت میں جو لکھا ہے، اس پر راضی ہو جاؤ، اگر ایسا کرو گے تو تم بڑے مستغنی اور دولت مند ہو جاؤ گے۔

● ... جو چیزیں اللہ نے حرام قرار دی ہیں ان سے بچو اور ان سے پورا پورا پرہیز کرو، اگر تم نے ایسا کیا تو تم بہت بڑے عبادت گزار ہو۔

● ... اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر ایسا کرو گے تو تم مومن کامل بن جاؤ گے

● ... تم اپنے لئے جو چاہتے ہو اور پسند کرتے ہو وہی دوسرے لوگوں کے لئے بھی چاہو اور پسند کرو اگر تم نے ایسا کیا تو تم حقیقی اور پورے پورے مسلمان ہو جاؤ گے

● ... رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زیادہ مت ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

پیاری پیاری باتیں

غلام مصطفیٰ اشعری ..... وہاڑی

⊙ اخلاق کا اچھا ہونا محبت الٰہی کی دلیل ہے (حدیث نبویؐ)

⊙ جو طالب علم طلب علم کی حالت میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔ (حدیث نبویؐ)

⊙ جس علم سے نفع نہیں اٹھایا جاتا اس کی مثال اس خزانے کی سی ہے جو راہ خدا میں خرچ نہیں کیا جاتا۔ (حضرت ابوہریرہؓ)

⊙ ضائع ہے وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے (حضرت عثمانؓ)

روشنی کے چار مینار

عبدالوحید انکہ ... خوشاب

ایچ۔ جی۔ ویلز (مشہور انگریزی مصنف) کہتے ہیں تمام تر مخالفت کے باوجود میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں روشنی کے جو چار عظیم اور بے مثال مینار (حضرت صدیق اکبرؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علی حیدرؓ) قائم کئے۔ وہ آج تک دنیا کی کوئی قوم یا ہستی پیدا کر سکی نہ آئندہ پیدا کر سکے گی، ایک مغربی غیر مسلم مفکر نے مندرجہ بالا الفاظ مسلمانوں کے شاندار ماضی کے مطالعہ کرنے کے بعد مسلمانوں کی ان چار عظیم ہستیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔ اور واقعی انہیں کی بدولت اسلام کو وہ تقویت پہنچی جو آج تک دنیا کی کوئی ہستی ایسا نہ کر سکی (ماخوذ)

کاروباری دیانت

عبدالرقیب، شیر پور مانسہرہ

ارشاد نبویؐ ہے۔ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔ جو کوئی پابند عہد نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں سچ بولنے والا کاروبار میں دیانت و صداقت سے کام لینے والا قیامت کے دن نبیوں اور صدیقوں کی مجلس میں ہوگا۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ جو کاروبار خریدنے والے اور بیچنے والے کی رضامندی سے نہ ہو وہ جھوٹا کاروبار ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ حرام کمائی سے خوراک خرید کر کھانے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جو آدمی کاروبار میں دھوکہ کرتا ہے اس کا رشتہ نبی کریمؐ کی امت سے کٹ جاتا ہے۔ جو آدمی ایک روپیہ لے کر ایک کلو گرام دودھ دینے کا سودا کرتا ہے اگر وہ دودھ میں پانی ڈالتا ہے تو وہ حرام مال کھاتا ہے ملاوٹ کرنے والا سخت گناہگار ہے۔

اللہ پاک کی ضمانت

مرسلہ نذیر احمد السندی گوٹھ مبارک پنجر میر بہار تھیم

بنی اسرائیل میں ایک شخص نے کسی سے ایک ہزار دینار قرض مانگے۔ اس نے کہا کہ گواہ لاؤ۔ خدا تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اس نے کہا ضامن لاؤ۔ اس نے کہا میں ضمانت بھی خدا تعالیٰ ہی کی دیتا ہوں وہ اس پر راضی ہو گیا اور وقت ادائیگی مقرر کر کے رقم دے دی۔ اور وہ سفر پر نکل گیا جب کام کاج نبٹ گیا تو دریا کے کنارے کسی جہاز کا انتظار کرنے لگا۔ تاکہ جا کر اس کا قرض ادا کر دے۔ لیکن سواری نہ ملی تو اس نے ایک لکڑی لی اور اسے بیچ میں سے کھوکھلا کر کے اس میں ایک ہزار دینار رکھ دیئے اور ایک خط بھی لکھ کر رکھ دیا اور پھر منہ بند کر کے اسے دریا میں ڈال دیا۔ اور کہا کہ خدایا! تو بخوبی جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار تیری شہادت اور تیری ضمانت پر قرض لئے تھے۔ اور میں نے ہر چند کشتی ڈھونڈھی کہ جا کر اس کا حق مدت کے اندر ہی ادا کر دوں لیکن کشتی نہ ملی پس اب عاجز آ کر تجھ پر بھروسہ کر کے میں اسے دریا میں ڈال رہا ہوں کہ تو اسے اس تک پہنچا دے یہ دعا کر کے اس لکڑی کو دریا میں ڈال کر چل دیا۔

باقی ص [illegible] پر

اخبار ختم نبوت

بھکر میں کافی تعداد میں مرزائی ملازمین کی تعیناتی سازش ہے

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) کوٹلہ جام کے مشہور قاضی خاندان کے با اثر ہونہار نوجوان حکیم قاضی نعیم اللہ صاحب نے ایک ملاقات میں نمائندہ ختم نبوت کو بتایا کہ ضلع بھکر میں مرزائی ملازمین کی تعیناتی پر قاضی خاندان کو تشویش ہے۔ یہ سب ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ہو رہا ہے۔ بھکر میں کافی تعداد میں مرزائی ملازمین آچکے ہیں اور اہم پوسٹوں پر تعینات ہیں۔ حکومت سمجھ بیٹھی ہے کہ یہاں ختم نبوت کے بارے میں مسلمانوں کی غیرت مردہ ہو چکی ہے۔ یہ خام خیالی ہے کوٹلہ جام کا قاضی خاندان ختم نبوت کے ادنیٰ رضاکار کی حیثیت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حکم پر اپنا سب کچھ قربان کرنا اپنے لئے سرمایۂ آخرت تصور کرتا ہے۔ حکومت ہمیں بے غیرت نہ خیال کرے۔ ہم ضلع بھکر کو قادیانی مرتدوں سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر حکومت نے تمام قادیانی مرتدوں کو یہاں سے تبدیل نہ کیا تو حالات بگڑ سکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں ضلع بھکر کے ورکروں کے شانہ بشانہ جہاد میں شریک ہوں۔ ورکر اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں۔

ختم نبوت ضلع بھکر کے ورکر ہمیں اپنا کارکن تصور کریں حافظ ممتاز علی

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) حافظ ممتاز علی، حافظ اعجاز علی و ماسٹر محمد طارق صاحب نے ایک ملاقات میں کہا ہے کہ مجلس ختم نبوت کے ورکر ہمیں اپنا کارکن تصور کریں اور جو حکم ہمیں کریں گے ہم اپنے ساتھیوں سمیت رضاکار کی حیثیت سے ختم نبوت کا کام کرنے کو تیار ہیں۔

ختم نبوت کے رضاکار اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں ختم نبوت کا مسئلہ دیوبندی بریلوی نہیں عالم اسلام کا مسئلہ ہے شیخ الحدیث مولانا محمد شریف

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد شریف صاحب نے ختم نبوت کے رضاکاروں کو اپنے پیغام میں فرمایا ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ دیوبندی، بریلوی کا مسئلہ نہیں یہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے ارتداد اور اسلام کا مسئلہ ہے میری ذات ہر محاذ پر ختم نبوت کے رضاکاروں کے ساتھ ہے رضاکار اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں حضرت شیخ الحدیث رسالہ ختم نبوت کے مستقل قاری بھی ہیں پرچہ کے بڑی شدت سے منتظر رہتے ہیں

بھکر میں ایک نوجوان کا قادیانیت سے لاتعلقی کا اعلان

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) بھکر میں ایک نوجوان نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا اس نے اپنے بیان میں کہا کہ میں مسمی محمد نواز ولد غلام صفدر اعلان کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور حضور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی، رسول یقین کرتا ہوں اور قادیانیوں کے ہر فرقہ (لاہوری یا قادیانی) کو اور ان کے رہنما مرزا غلام احمد قادیانی، مرزا طاہر اور ان کے تمام پیروکاروں کو خارج از اسلام کافر اور مرتد سمجھتا ہوں کیونکہ میرا خاندان میرے والدین قادیانی عقیدے سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہیں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور قادیانیت سے میرا کوئی تعلق نہیں ہوگا میرا حلفیہ بیان اور اعلان ہے اس بیان پر بطور گواہ متعدد حضرات کے دستخط موجود ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کا سال منانے کیلئے مبلغین نے دورہ شروع کر دیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے گذشتہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد کے موقعہ پر تحفظ ختم نبوت کا سال منانے کا اعلان کیا تھا۔ فیصلے کے مطابق اس سلسلہ میں مبلغین نے دورہ شروع کر دیا ہے۔ پروگرام کے مطابق ۲۰ جنوری کانڈیوال ـــــ ۲۱ جنوری چک ۴۵ جنوبی ـــــ ۲۲ جنوری چک ۴۰ جنوبی۔ ۲۳ جنوری احمد نگر ـــــ ۲۴ جنوری ڈاور ـــــ ۲۵ جنوری برجی، ۲۶ جنوری چنیوٹ ـــــ ۲۷ جنوری لالیاں / ربوہ ـــــ ۲۸ جنوری لنگر مخدوم ـــــ ۲۹ جنوری ـــــ ٹکے کی ـــــ ۳۰ جنوری ڈاور ـــــ ۳۱ جنوری پٹھان کوٹ ـــــ یکم فروری بروز بدھ لالیاں میں ختم نبوت کانفرنس ـــــ ۲ فروری کو چک ۴۶ میں ختم نبوت کانفرنس ۳ فروری کو احمد نگر میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ سال کا آغاز ربوہ کے اردگرد کے علاقوں میں دورے اور کانفرنسوں سے کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا مقامات پر ہونے والے اجتماعات میں خطیب ختم نبوت مولانا اللہ یار، خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی، خطیب اسلام مولانا عبدالواحد مخدوم، مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، اور ممتاز نعت خواں جناب احمد بخش چشتی شریک ہوں گے۔ حضرت مولانا محمد شریف ہمدانی صرف لالیاں کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے۔ یہ پروگرام چونکہ شروع ہو چکے ہیں اور بعض مقامات پر ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کی موصولہ رپورٹیں جلد شائع کی جائیں گی۔

بنگلہ دیش کی ڈائری

رپورٹ محمد شاہد احمد سنام گنج

○ سنام گنج میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس
○ قادیانیت کے خلاف نعروں سے فضا گونج اٹھی
○ بنگلہ دیش میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ

سنام گنج (رپورٹ محمد شاہد احمد) مرکزی عیدگاہ میدان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنام گنج کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر سے وکلاء، فضلاء، دانشور، علماء اور عوام نے نہایت جوش وخروش سے شرکت کی۔ اسکول، کالج اور مدارس عربیہ کے طلباء کا ہجوم تھا۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے بالترتیب مجاز مفتی حضرت مولانا عبدالکریم، مولانا عبدالحق اور مولانا عبدالمالک نے صدارت فرمائی۔ ماہنامہ مدینہ کے ایڈیٹر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن جناب مولانا محی الدین خان (ڈھاکہ) نے رد قادیانیت پر زوردار بیان فرمایا۔ تقریباً پندرہ ہزار لوگوں کا اجتماع قادیانیت کے خلاف فلک شگاف نعروں سے گونج رہا تھا۔ جناب مولانا صادق احمد صدیقی اور جناب مولانا عبدالمنان پرنسپل ڈگری کالج (سلہٹ) نے ختم نبوت اور رد قادیانیت پر مدلل تقریر کی۔ اس کے بعد آخری نشست سے ختم نبوت کے راہنما جناب شیخ مولانا عبدالحق دامت برکاتہم نے نہایت ہی پر اثر تقریر فرمائی۔ کانفرنس کے اختتام پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ جناب نورالاسلام خان نے قادیانیت اور مرزا قادیانی کے متعارض دعاوی پر تبصرہ کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ دیکھئے! انسانی صورت اور شیطانی عادت مرزا قادیانی اپنے کو عیسیٰ (مرد) اور مریم (عورت) ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور یہ خدا سے ہم بستر بھی ہوتا ہے تو لوگ لاحول پڑھ کر ہنسنے لگے۔ مولانا نورالاسلام مرزا قادیانی کی کتابیں کھول کھول کر اس کے متضاد دعاوی دکھاتے رہے۔ اس کے بعد اجتماع نے چند قرار دادیں منظور کیں

(۱) قادیانیوں کو فوراً بنگلہ دیش میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ان کے پمفلٹ کتابچوں اور اشتہارات کے طبع واشاعت بند کی جائے۔

(۲) چونکہ مرزائی کلمہ طیبہ میں رسول اللہ سے مرزا قادیانی مراد لیتے ہیں۔ لہٰذا قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کے استعمال سے روکا جائے۔

(۳) چونکہ قادیانی کافر و مرتد اور زندیق ہیں اور ان سے رشتہ داری اور ان کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔ لہٰذا ان سے ہر قسم کے تعلق کا انقطاع اور سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ آخر میں ختم نبوت سنام گنج کے سرپرست خلیفہ حضرت مدنیؒ جناب مولانا عبدالحق دامت برکاتہم نے دعا کی اور کانفرنس کے اختتام کا اعلان کیا۔

بیانی بازار سلہٹ میں سرگرم ”ختم نبوت کمیٹی“ کا قیام

بنگلہ دیش (نمائندہ خصوصی ختم نبوت) سلہٹ سے تقریباً پچاس میل مشرق جانب واقع بیانی بازار شہر پر منعقدہ ایک عظیم اجتماع سے جناب مولانا نورالاسلام خان نے ختم نبوت، رد قادیانیت، اور بہائیت پر مدلل اور پرزور تقریر فرمائی۔ جس کے نتیجے میں دوران جلسہ ہی ایک سرگرم ”ختم نبوت کمیٹی“ تشکیل دے دی گئی۔ پندرہ اراکین کی اس کمیٹی کا ناظم اعلیٰ جناب مولانا عبدالستار کو بنایا گیا ہے یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذیلی کمیٹی کے طور پر کام کرے گی۔

حاجی غلام صمدانی انتقال کر گئے

اٹک (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس ضلع اٹک کی شوریٰ کے رکن ناصر محمود کے والد حاجی غلام صمدانی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحوم کی وفات پر دینی و سماجی حلقوں نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ حاجی غلام صمدانی ڈپٹی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ہاؤسنگ جھنگ میں تعینات تھے۔ انہوں نے صدیق آباد (ربوہ) میں مسلم کالونی کے نام سے ۵ ایکڑ زمین مسلمانوں کے لئے الاٹ کی تھی جس میں ۷ کنال کا رقبہ برائے مسجد و مدرسہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام الاٹ کروایا تھا۔ مرحوم کا روحانی تعلق امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد مدظلہ سے بھی تھا۔ مرحوم کا نماز جنازہ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے پڑھایا۔ اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف صاحب، ضلعی امیر قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، نائب امیر سید منظور شاہ نائب امیر دوم حافظ محمد صدیق صاحب، ناظم اعلیٰ شیخ عابد حسین صدیقی، سالار اعلیٰ مرزا عبدالعزیز صاحب، کنونیر فزالاسلام فیصل، راجہ محمد صدیق کونسلر، چوہدری محمد عارف ملک زاہد درانی، مقصود الٰہی صاحب ظفر بابر خان صاحب اور شاہین اشرف صاحب نے مرحوم کے بیٹے ناصر محمود اور ان کے بھائی ٹھیکیدار یعقوب صاحب سے دلی تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈاور

ڈاور (نمائندہ ختم نبوت) ڈاور نزد ربوہ، مولانا خدابخش صاحب کی زیر صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک انتخابی اجلاس منعقد ہوا جس میں ڈاور مجلس کے درج ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔ امیر مولانا عبدالواحد مخدوم ناظم اعلیٰ حافظ اللہ یار، اور خازن ملک رحمت علی۔

اخبار ختم نبوت

ڈویژنل ختم نبوت کانفرنس سرگودھا کے مطالبات

گذشتہ دنوں جامع مسجد مرکزی بلاک ملا سرگودھا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

قرار دادیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ڈویژنل ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان کی توجہ قادیانی فتنہ کی پراسرار سرگرمیوں کی طرف دلانا ضروری سمجھتا ہے۔ جس کے باعث وہ ملک عزیز کے حالات خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ تمام سازشیں ایک سوچے سمجھے منصوبہ کا حصہ ہیں۔ حکومت کبھی نہ بھولے کہ یہ ہر آنے والے کے ساتھ اور ہر جانے والے کے خلاف ہوتے ہیں۔ اس فتنہ نے ہمیشہ امت کی پریشانی پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کے قبضہ پر گھی کے چراغ جلائے تھے۔ سقوط ڈھاکہ ان کی سازشوں کا نتیجہ تھا۔ جناب شاہ فیصل مرحوم کی وفات پر انہوں نے رقص کیا۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی وفات پر انہوں نے مٹھائی تقسیم کی اور جناب جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی وفات کو انہوں نے اپنی پیش گوئی کی دلیل قرار دیا۔ یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ جو لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کے غدار ہیں وہ اور کسی کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان کی ناز برداری کی بجائے ان کا احتساب کرتے ہوئے فوری طور پر ان کا:۔

۱۔ الفضل بند کیا جائے

۲ ساہیوال و سکھر کے جن قادیانی قاتلوں کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کیا گیا ہے وہ فیصلہ واپس لیا جائے اور ان کی سزائے موت کو بحال کر کے فوری پھانسی پر لٹکایا جائے۔

۳ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے حکومت کے واضح فیصلوں کے باوجود بعض مقامات پر اسلامیات کا مضمون قادیانی اساتذہ پڑھا رہے ہیں جو امت مسلمہ سے ایک بڑی زیادتی ہے۔ اس کا فوری تدارک کیا جائے۔ اور قادیانی اساتذہ کو اسلامیات پڑھانے سے روک دیا جائے۔ اسی طرح یہ اجتماع تمام مسلمان طلباء اور ان کے والدین سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانی اساتذہ سے اسلامیات پڑھنے سے یکسر انکار کر دیں پوری امت مسلمہ اس مسئلہ میں آپ کے ساتھ ہو گی۔ یہ اجتماع آپ کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

۴ فوج اور سول میں تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

۵ حکومت پاکستان کے واضح فیصلہ کے باوجود قادیانیوں نے تاحال اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کیا جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے حالیہ انتخابات میں مذہبی غیر مسلموں میں اپنے ووٹ بنوائے ہیں اور مذہبی قومی اسمبلی میں اپنی مخصوص نشست پر الیکشن میں حصہ لیا ہے اور نہ ہی یہ سیٹ قبول کی ہے۔ الٹا جس قادیانی نے صوبائی اسمبلی کے لئے درخواست دی ہے اس کو بھی جماعت سے خارج قرار دے دیا ہے۔ اس لیے یہ اجتماع اپنے عزم کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت یا تو قادیانیوں کے بارے میں اپنے فیصلہ پر عمل کرائے یا قادیانیوں کو ایک باغی اور قانون شکن خود سر جماعت قرار دے کر ان پر بغاوت کا کھلی عدالت میں کیس چلایا جائے اور ان کو خلاف قانون قرار دے۔ قادیانی قیادت بالخصوص مرزا طاہر مسلسل یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ موجودہ سیاسی تبدیلیوں اور نئی حکومت کے قیام ان کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ یہ قادیانی پروپیگنڈہ نو منتخب حکومت کو بدنام کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے حکومت اس کا فوری نوٹس لے۔

شیخوپورہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

شیخوپورہ (نمائندہ ختم نبوت) شیخوپورہ میں عالمی مجلس کا حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ امیر شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی، ناظم اعلیٰ شیخ عمر دراز صاحب، ناظم تبلیغ قاری ضیاء الدین صاحب جامعہ توحیدیہ شیخوپورہ، خازن جناب محمد علی صراف صاحب ناظم نشر و اشاعت جناب محمد سعید صاحب کھوکھر، نمائندہ برائے مرکز جناب ممتاز قریشی صاحب، قانونی مشیران جناب رائے شہادت علی ایڈووکیٹ، جناب ریاض احمد ریاض ایڈووکیٹ۔

نور پور، جوڑہ ضلع قصور میں مرزائیوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں کا نوٹس لیا جائے

قصور (نامہ نگار) اڈہ نور پور نہر اور جوڑہ میں مرزائیوں کی اشتعال انگیز کارروائیاں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ اڈہ نور پور پر حبیب اللہ، امان اللہ اور دیگر مرزائی

قادیانی اساتذہ کو اسلامیہ کالج قصور کی ملازمت سے نکالا جائے

قصور (نمائندہ ختم نبوت) اسلامیہ کالج، ڈگری کالج قصور میں دو قادیانی اساتذہ غلام فرید اور جمیل الدین چوکھنڈا قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اور کلاس روم میں جو طالب علم ان کی اس تبلیغ کی مخالفت کرے اس کو کالج سے نکلوا دینے اور جان سے مار دینے تک کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ اس لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے اجلاس میں کالج کے پرنسپل صوبائی سیکرٹری تعلیم اور وزیر تعلیم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ان دونوں اساتذہ کو ملازمت سے برطرف کر کے "امتناع قادیانیت آرڈیننس" کے تحت ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ اجلاس میں شریک ختم نبوت یوتھ فورس کے ارکان نے اعلان کیا کہ اگر مذکورہ دونوں اساتذہ کو برطرف نہ کیا گیا تو وہ اپنے مطالبہ کے لئے تحریک چلائیں گے۔ اور عالمی مجلس کے ارکان تحریک میں ان کا ساتھ دیں گے۔

علانیہ مرزائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اور مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا پرچار کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں امان اللہ مرزائی کے ٹیوب ویل پر مرزائیوں کا اجتماع ہوا جس میں علانیہ طور پر صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے حادثہ اور حالیہ سیلاب کو مرزا غلام احمد کے انکار کا نتیجہ قرار دیا گیا۔ مگر ضلعی انتظامیہ نے اس اجتماع کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اسی ہفتہ میں حبیب اللہ وغیرہ مذکورہ مرزائی اڈہ کے دکانداروں جو اکثر حبیب اللہ کے کرایہ دار ہیں کئی مرتبہ مرزائیت قبول کرنے یا خطرناک نتائج کے لئے تیار رہنے کی دھمکی دے چکے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور نے مذکورہ مرزائیوں کی سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ضلع بھر مرزائی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور مذکورہ افراد کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کے تحت فوری کارروائی کی جائے بصورت دیگر وہاں کسی بھی وقت کوئی بڑا ناخوشگوار واقعہ پیش آسکتا ہے۔

ضلع ایبٹ آباد کے نوجوان متوجہ ہوں

غلام قادر کھولہ کہیال ایبٹ آباد

جنوری کے پہلے شمارے میں خبروں کے کالم میں اس دفعہ ایبٹ آباد کے لوگوں کی تحریریں پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی اور میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ آخر ایبٹ آباد کے جوان بھی فتنہ مرزائیت کے خلاف صف آرا ہو گئے ہیں البتہ ایبٹ آباد کے علاقہ موضع ٹھنڈا چوا کے نزدیک ایک نوجوان کی تحریر بھی کہ میں بھی ایک یوتھ فورس بنانا چاہتا ہوں اور ۸۰ روپیہ چندہ جمع کیا ہے۔ اسی بات پر میں نے بھی یہ تحریر لکھنی شروع کی ہے۔ میں ہفت روزہ انٹر نیشنل ختم نبوت کے ذریعہ ایبٹ آباد کے ان جوانوں کو مخاطب کرتا ہوں جو ناموس رسالت کے لیے کٹ مرنے کا جذبہ ایمانی دل میں رکھتے ہیں وہ میرے بھائی ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے دفتر میں تشریف لائیں۔ دفتر جناح چوک ماڈل کیفی ایبٹ آباد میں واقع ہے اور اس کا ٹیلیفون نمبر ۶۱۱۹ ہے۔ میں ایبٹ آباد کے نوجوانوں کو خصوصاً طالب علم بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ جب دفتر میں آئیں گے تو ان کو مفت لٹریچر اور فتنہ قادیانیت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات ملیں گی کیونکہ ہمارے دفتر کا مقصد بھی یہ ہے کہ اپنے نوجوانوں کو مرزائیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے مخصوص جگہ مہیا کی جائے اور نئے سال کے شروع سے یوتھ فورس نے ہر مہینے کے آخری دن رد قادیانیت کے عنوان سے درس کا پروگرام رکھا ہے درس کے لئے ایبٹ آباد کے تمام علماء کرام نے تعاون کا یقین دلایا ہے

ایبٹ آباد کے لوگوں کی روائت ہے کہ مرزائیت کے خلاف جب بھی کوئی تحریک چلی تو انہوں نے پاکستان کے دوسرے شہروں سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یوتھ فورس نے اپنے محدود وسائل کے باوجود ۶۰۰ روپے کرایہ کا دفتر لیا ہے اور یہ بھی ریکارڈ ہے کہ ختم نبوت یوتھ فورس نے آج تک جنرل چندہ نہیں لیا۔ یوتھ فورس ایبٹ آباد نے مارچ میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا پروگرام رکھا ہے جس میں پاکستان کے جید علماء کرام ختم نبوت پر خطاب فرمائیں گے یوتھ فورس کے سرپرست اعلیٰ جناب مولانا محمد ایوب صاحب خطیب جامع مسجد ڈھمتوڑ نے ہر مہینے درس کا پروگرام رکھا ہے اس سے ایبٹ آباد کے نوجوان بہت مستفید ہوں گے۔ اور اسی طرح جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اور جناب افسر علی شاہ صاحب جیسے بزرگوں کے زیر سایہ رہ کر ایبٹ آباد میں بہت کام ہو رہا ہے۔ آخر میں ایبٹ آباد کے نوجوانوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ یوتھ فورس کے دفتر میں جوق در جوق آئیں گے اور یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کا ہاتھ بٹائیں گے۔ کیونکہ تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر مسلمان تیار ہے۔

حکیم الامتؒ کا ارشاد

فیصل سہیل .... کراچی

حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے کہ مصائب جو آتے ہیں وہ کبھی تو کفارہ سیئات معاصی کے لئے، کبھی تعذیب و تعزیر کے لئے اور کبھی رفع درجات کے لئے آتے ہیں اب پتہ کیسے چلے؟ تو فرمایا کہ اگر مصائب کی وجہ سے صاحب مصائب کی کیفیت انابت معاصی اور استغفار عن المعاصی کی طرف ہے تو سمجھو کہ کفارہ معاصی کے لئے ہیں اگر اس کی کیفیت غصہ اور شکایات کی طرف ہے تو سمجھو تعذیب کے لئے ہیں۔ اور اگر مصائب کی وجہ سے صاحب مصائب کی کیفیت رضا بالقضاء کی طرف ہے تو سمجھو یہ رفع درجات کے لئے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحیم کاشمیری وفات پاگئے ......!

چناری آزاد کشمیر (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں آزاد کشمیر کے مشہور عالم دین حضرت مولانا عبدالرحیم انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر پاکستان و کشمیر کے علمی اور روحانی حلقوں میں غم و اداس کی لہر دوڑ گئی عبدالرحیم صاحب صرف ایک عالم باعمل ہی نہ تھے بلکہ آپ نے تحریک آزادی کشمیر کے سرکف مجاہد تھے آپ نے تحریک آزادی کشمیر کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں انہیں دیر تک یاد رکھا جائے گا۔ آل جموں و کشمیر سواد اعظم اہلسنت ان کے اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور پسماندگان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر و جمیل عطا فرمائے اور مولانا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ...آمین

بقیہ: نونہالان

لکڑی پانی میں ڈوب گئی۔ یہ پھر بھی تلاش میں رہا کہ کوئی سواری ملے تو جاکے اس کا حق ادا کر آئے۔ ادھر قرض خواہ شخص دریا کے کنارے آیا کہ شاید وہ کسی کشتی میں اس کی رقم لے کر آرہا ہو۔ جب دیکھا کشتی کوئی نہیں آئی تو جانے لگا۔ ایک لکڑی کنارے پہ پڑی ہوئی تھی یہ سمجھ کے لی جلانے کے کام آئے گی۔ گھر جاکر اسے چیرا تو مال اور خط نکل پڑا۔ پھر قرض لینے والا شخص آیا۔ اور کہا کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے ہر چند کوشش کی کہ سواری ملے تو آپ کے پاس آؤں اور مدت گزرنے سے پہلے ہی آپ کا قرض ادا کردوں لیکن کوئی سواری نہیں ملی اس لئے دیر لگ گئی۔ اس نے کہا جو رقم تو نے بھیجی تھی وہ خدا تعالیٰ نے مجھے پہنچادی ہے تو اب واپس جا۔ اور راضی خوشی لوٹ جا۔

بقیہ: اداریہ

۶ اسلام کے نام پر وہ آج بھی لٹریچر چھاپ رہے ہیں ان کے پریس کا نام بھی ضیاء الاسلام پریس ہے ان کا پریس بحق سرکار ضبط کیا جائے اور ہر قسم کا لٹریچر چھاپنے پر پابندی عائد کی جائے۔

۷ احمد ہمارے نبی تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک اور مبارک نام ہے۔ کوئی ہندو، سکھ، عیسائی یہ نام نہیں رکھتا اس لئے کہ وہ جانتے ہیں یہ مسلمان کی پہچان ہے جب قادیانی غیر مسلم ہیں تو انہیں بھی یہ نام رکھنے کی اجازت نہ دی جائے۔

۸ قادیانی بیرون ملک جاکر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ ان کے بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کی جائے۔

۹ چونکہ قادیانی ملکی قوانین اور آئین کے پابند نہیں ہیں اس لئے جہاں جہاں اور جس جس محکمے میں قادیانی موجود ہیں انہیں فوراً ملازمتوں سے نکالا جائے اور خصوصاً تعلیم کے محکمے سے فوراً الگ کیا جائے۔

۱۰ اور چونکہ وہ مغربی استعمار اور یہود و ہنود کے ایجنٹ ہیں جہاد کو حرام سمجھتے ہیں اس لئے فوج اور ایسے حساس شعبوں سے جن کا تعلق ملکی دفاع سے ہے فوراً نکالا جائے۔

بقیہ: مسلم خواتین

فاس میں جامعہ قرّوئین کو بہت شہرت حاصل ہوئی اور یہ ایک رئیس زادی جو فاطمہ کہلاتی تھیں کے شوق علم کا نتیجہ تھا۔ بغداد کی بنت ابی یعقوب جو کہ مشہور و معروف معلمہ تھیں اپنے نام کو، ایک مدرسہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے کھول کر پائندہ بنا دیا۔ مصر میں شہزادی عصمۃ الدین بنت العادل نے القطبیۃ کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا۔ اسی طرح مصر ہی میں ایک امیر شخص کی بیوی عشورا بنت سارغ نے ایک تعلیمی درسگاہ کی بنیاد رکھی۔

بقیہ: مسلمان کا جان و مال

کہ دوسرے نے ظلم کی ابتدا کی ہے تم بدلہ میں اس سے کہیں زیادہ بدلہ لے لو۔ اس کا حق ہرگز نہیں ہے یہ ترجیب ہے جب تم بدلہ لینا ہی چاہو اور اگر تم صبر کر جاؤ تو یہ بات تو صابر لوگوں کے لئے بہت اچھی چیز ہے۔ اس کے بعد خاص طور سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ کی شان بدلہ لینے سے بلند ہے اس لئے) آپ صبر کریں اور نہیں ہے آپ کا صبر کرنا مگر اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے، اور (ان لوگوں کی مخالفت) پر رنج نہ کیجئے اور جو کچھ یہ دشمن مخالفین آپ کی مخالفت میں) تدبیریں کرتے ہیں اس سے دل تنگ نہ ہوجیئے (کہ یہ آپ کا کچھ بھی نہیں کر سکتے اس لئے کہ آپ صاحب تقویٰ اور صاحب احسان ہیں)

۲: اے ایمان والو! (مصیبتوں میں) صبر اور نماز کے ساتھ مدد حاصل کرو۔

۳: اور صبر کرنے والے تنگدستی میں بیماری میں اور خوف و قتال کے وقت (۱) یہ آیت شریفہ پہلی فصل کے نمبر ۲ پر پوری گذر چکی

۴: اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اس مضمون کی آیت قرآن پاک میں بہت جگہ نازل ہوئی بار بار اللہ تعالیٰ شانہٗ یہ مژدہ اور تسلی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔ (البقرہ ع ۱۹ ۳)

۱۵: یہ آیت شریفہ اس فصل کے نمبر ا پر گذر چکی۔ آل عمران

۱۶: اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو ان (کافروں) کا کوئی مکر تم کو ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۱۷: کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی تک نہیں جانا (یعنی ابھی تک امتحان نہیں لیا) ان لوگوں کو جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور نہیں جانا (اور جانچا) صبر کرنے والوں کو۔ (اور یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ دین کے لئے ہر کوشش جہاد میں داخل ہے) آل عمران ع ۱۴

۱۸: اگر تم صبر کرو اور پرہیزگار رہو تو (بہتر ہے کیونکہ) یہ (صبر اور تقویٰ) تاکیدی احکام میں سے ہیں

۱۹: بہت سے رسول جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں ان کی بھی (بے ایمانوں کی طرف سے) تکذیب کی گئی (اور ان کو سخت تکلیفیں پہنچائی گئیں) پس انہوں نے اس پر صبر ہی کیا، جو ان کی تکذیب کی گئی اور ان کو تکلیفیں پہنچائی گئیں یہاں تک کہ ہماری مدد ان کو پہنچی اسی طرح آپ بھی ان تکلیفوں پر صبر کیجئے۔

ترجمہ: حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد چاہتے رہو اور صبر کرتے رہو۔ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث (اور حاکم) بنا دیتا ہے۔ (چنانچہ اس وقت فرعون کو دے رکھی ہے) اور آخر کامیابی انہیں کو ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں (اگر تم صبر اور تقویٰ اختیار کروگے۔ تو انجام کار تمہاری ہو جائے گی حضرت موسیٰ کی) قوم نے کہا کہ ہم ہمیشہ مصیبت ہی میں رہے آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی (ہم پر مصیبتیں ڈالی جاتی تھیں اور ہماری اولاد کو قتل کیا جاتا تھا) اور آپ کے تشریف لانے کے بعد بھی (طرح طرح کی مصیبتیں ہم پر ڈالی جارہی ہیں۔ حضرت) موسیٰ نے کہا، بہت جلد حق تعالیٰ شانہٗ تمہارے دشمن کو ہلاک کردیں گے اور بجائے ان کے تم کو اس زمین کا مالک بنادیں گے

فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محمد جاوید ..... ہائی سکول جبہ مانسہرہ

نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھے دو باتوں کی ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (۱) زبان کی حفاظت (۲) شرم گاہ کی حفاظت۔ نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمات عطا فرمائے تھے مندرجہ بالا عبارت دیکھنے میں بہت مختصر ہے مگر مفہوم کے اعتبار سے بہت جامع ہے۔ انسان کیا ہے! اس کی پہچان زبان ہے زبان سے ادا ہونے والے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتنا علم ہے کتنا عمل ہے۔ کس قدر شرافت و بزرگی کا مالک ہے۔ زبان کے غلط استعمال سے منع فرمایا گیا ہے۔ جھوٹ، غیبت، بدگمانی، گالی، لعن طعن اور فحش بکنے میں زبان ہی کا حصہ ہے۔ اسلام نے اپنے جاننے والوں کو جو اصول عطا فرمائے ہیں وہ عین فطرت ہیں۔ انسانی فطرت بے حیائی، فحاشی اور عریانی سے نفرت کرتی ہے اسی اصول کے تحت اسلام نے ستر پوشی پر بہت زور دیا۔ شرم گاہ کے ناجائز استعمال کو گناہ کبیرہ سے تعبیر فرمایا۔ اصل میں انسانیت کی معراج اسی میں ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو قابو میں رکھے۔ ورنہ انسان اور حیوان میں جو امتیاز تھا وہ ختم ہو جاتا ہے اور بلندیوں پر اڑنے والا انسان ذلت کے گڑھے میں جا پہنچتا ہے۔

بدترین چور

اسماء راٹھور ..... منڈیکے گورایہ

عبداللہ ابن ابی قتادہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے بھی چوری کرلے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کوئی شخص نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا فرمایا کہ اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے نہ کرے۔ فضائل: یہ مضمون کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ اول تو چوری خود کس قدر ذلت کی چیز ہے۔ اور چور کو کیسی حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ پھر چوری میں بھی اس حرکت کو بدترین چوری ارشاد فرمایا ہے۔ کہ رکوع اور سجدہ کو اچھی طرح ادا نہ کرے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اس نماز کی طرف توجہ نہیں فرماتے جس میں رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کیا جائے۔ ایک حدیث میں ارشاد نبویؐ ہے کہ آدمی ساٹھ برس تک نماز پڑھتا ہے مگر ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی کہ کبھی رکوع اچھی طرح کرتا ہے سجدہ پورا نہیں کرتا۔ سجدہ پورا کرتا ہے تو رکوع پورا نہیں کرتا۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس ایم اے

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی ـــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء — موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء — جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

مولانا عبدالحق غزنویؒ سے مرزا قادیانی کا مباھلہ

اور اس کا

عبرتناک انجام

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔

قادیانیو! توبہ کرو! توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہے۔

ناظرین کرام! ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۸۹۳ء کو عیدگاہ امرتسر کے میدان میں مولانا عبدالحق غزنویؒ مرزا غلام احمد قادیانی کا مباہلہ ہوا۔
(مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی ج اول صہ ۴۲۷)

مرزا قادیانی نے خود ہی یہ اصول بیان کیا تھا کہ!
"مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی ج ۹ ، صہ ۴۴۰)

مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وبائی ہیضہ کی عبرتناک موت سے مرا۔ (حیاتِ ناصر صہ ۱۴) اور مولانا عبدالحق غزنویؒ نے مرزا قادیانی کے ۹ سال بعد ۱۷ مئی ۱۹۱۷ء کو رحلت فرمائی۔ (رئیس قادیان جلد نمبر ۲ صہ ۱۹۲)

موت و حیات اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو مولانا عبدالحق غزنوی کی زندگی میں موت دیکر اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ مرزا جھوٹا تھا۔

ھم مرزا طاہر اور قادیانی جماعت کے تمام دوستوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے اعلان کریں کہ مرزا جھوٹا تھا، جھوٹا تھا، جھوٹا تھا۔ وہ اگر اس حق و دیانت کی گواہی کو چھپائیں گے تو ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے مندرجہ ذیل تحفہ ان کی خدمت پیش کرتے ہیں۔

"دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔"
(ضمیمہ انجام آتھم صہ ۲۱ - روحانی خزائن جلد ۱۱ ، صہ ۳۰۵ ، مطبوعہ لندن)

ناظرین کرام

آپ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت پر ایمان لاتے ہوئے اعلان کیجئے کہ
مرزا قادیانی جھوٹا تھا، جھوٹا تھا، جھوٹا تھا۔

المشتہر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مرکزی دفتر ـــــ : حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان
فون : ۷۶۳۳۸ - ۴۰۹۷۸